جب بھی مانگو تو وسیلے سے ان کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دوبالا ہو گا

جب بھی مانگو!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو

از افادات
امام المناظرین زبدۃ العارفین
استاذ العلماء حضرت علامہ
محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ العالی

تحریر و ترتیب
حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم۔اے اسلامیات)

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون 659456

جب بھی مانگو تو وسیلے سے ان کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دوبالا ہو گا

جب بھی مانگو!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو

از افادات

امام المناظرین زبدۃ العارفین استاذ العلماء حضرت علامہ **محمد اشرف سیالوی صاحب** مدظلہ العالی

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم۔اے اسلامیات)

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون 659456

کتاب : جب بھی مانگو محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ سے مانگو

از افادات : امام المناظرین استاذ العلماء
حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب

ترتیب : حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی
(ایم۔اے اسلامیات)

فرمائش : اراکین بزم عشاق و طلباء و طالبات ادارہ نجم الھدیٰ

پروف ریڈنگ : حافظ محمد اسماعیل خان

صفحات : 80

تعداد : 1100

قیمت :

کمپوزنگ : محمد اشفاق - Ph:659456

ناشر : **ادارہ نجم الھدیٰ**
جھنگ روڈ فیصل آباد فون:659456

ملنے کے پتے

① جامع مسجد حامدی رضوی محلہ پنج پیر جھنگ روڈ فیصل آباد

② جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد، فون:659456

اور ملک بھر کے ہر بڑے بک سٹال سے طلب فرما سکتے ہیں۔



چراغ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلا لو سینوں میں
راہ زیست میں کافی ہے روشنی کے لیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک
تکیۂ بیکساں سلامُ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ
گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر
با سلیماں رساں سلامُ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو اَم
خُذْ یَدِیْ اے جواں سلامُ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم
لُطفِ شایانِ شاں سلامُ علیک

برہمہ آلِ پاک و اصحابش
فخر ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

انتساب

میں اپنی فکری و نظری، علمی و عملی، عقلی و نقلی کاوش کو اپنے پیرو مرشد، مربی و محسن، محبوب و مطلوب نائب شیخ الاسلام والمسلمین

خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مد ظلہ

کے نام نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

عشاق کے نزدیک جن کا نام لینے

یا

لکھنے

سے پہلے وضو کرنا پڑتا ہے۔

جن کا بوستان سلوک عشق محبوب کریم ﷺ کے سدا بہار شگفتہ پھولوں سے مہک رہا ہے۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

واللہ یختص برحمتہ من یشاء

اللھم افض فیوضہ الی یوم القیمہ

آمین بجاہ سید المرسلین طہ و یس ﷺ

فرشتے فرط حیرت سے کلیجہ تھام لیتے ہیں
سناں کی نوک پر عاشق ترا جب نام لیتے ہیں

خاکپائے پیر سیال لجپال رحمتہ اللہ علیہ
ناچیز محمد زمان خان چشتی سیالوی

حسن ترتیب

نزر محبت

بہت ہی پیارے بیٹے

حافظ محمد اسماعیل خان

و

صاحبزادہ محمد قمر الزمان خان

کے نام

جن کی محبت میری زندگی کا اثاثہ ہے

خدمت دین متین کے لیئے وقف ہیں

اے خدا ان نازک سے جانوں کو سدا خوش رکھنا

یہ نازک سے پھول ہیں انہیں دکھوں سے دور رکھنا

الٰہی

ان کی پھولوں جیسی حسین زندگی میں کبھی بھول کر خزاں نہ آئے۔

آمین بطفیل زلف محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

نزر عقیدت

بصد ادب و خلوص

فخر المشائخ صوفی باصفا

برادر شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت خواجہ

محمد فخر الدین سیالوی قدس سرہ

کے نام

شاہاں چہ عجب گر بنواز گدارا

خاکپائے پیر سیال لجپال

حافظ محمد زمان خان چستی سیالوی

اظہار خیال

محترم جناب حضرت علامہ قاضی محمد عبدالرؤف صاحب مدظلہ
ناظم منہاج القرآن علماء کونسل

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ باالله من ا لشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

فقیر غفرلہ القدیر کو مفکر اسلام قسیم عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت العلامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی طول عمرہ کی چند کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ طرز تحریر انوکھا' انداز بیان ستھرا اور اسلوب نگارش اتنا پرکشش کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کتاب کے مسائل و دلائل کو غور سے دیکھا دماغ نے تحقیق انیق کا عطر سونگھا' قلب و جاں معطر ہوا شرح صدر کی تمام کیفیات رونما ہوئیں یہ کتاب بھولے بھٹکے ہوئے راہی کے لئے مفید ہوگی اور مولانا موصوف کے ترقی درجات کا سامان اور لوگوں کے درد عصیاں کے لئے درماں ہوگی۔

تقبلها الله بقبول حسن

مولائے کریم بوسیلہ جلیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم علامہ صاحب کی تبلیغی و تالیفی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرما کر علماً و عملاً و شرفاً ترقی سے مالا مال فرمائے اور آپ کی تقریر و تحریر سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں امین باد

قاضی محمد عبدالرؤف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکانوامن قبل یستفتحون علی الذین کفروا

استغاثہ بدرگاہ محبوب رب العالمین رحمتہ اللعالمین ﷺ

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم تو ماوائے
توئی خود سازو سامانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
چو مرگم نخل جان سوزد، بہارم راخزاں سوزد
نہ ریزوبرگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھربار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل بجا لائے تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجالاتے لیکن ہم نیازمندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوب پاک شہنشاہ لولاک ﷺ کی بارگاہ رحمت میں حاضری کا حکم اس آیت کریمہ ولو انهم اذظلموا سے دیا گیا ہے۔

☆ حضور سیدالاولین و الاخرین ﷺ کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرز حصین وسیلہ ہے جو قبل ازولادت، حین حیات طیبہ اور بعدازوصال بلکہ روز قیامت اور جنت میں بھی ثابت ہے۔

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

توسل قبل از ولادت شریف:

قرآن پاک (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۸۹)

وکانوامن قبل یستفتحون علی الذین کفرو "اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے"۔ (کنزل الایمان ترجمۃ القرآن)

☆ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ محبوب کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف میں آپ کے نام اقدس کے توسل اور تشفع سے قبیلہ بنو غطفان اللھم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی ﷺ آخر الزمان فی منعوت التوراۃ سے دعا مانگتے تو رب کریم ان کو فتح عطا فرماتا اور خوف دور کرتا اور اگر قضاء حاجت کی دعا مانگتے تو اسے شرف قبولیت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وہ علم تورات و انجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر الزمان رسول ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ جس پر یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم "اس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں" قرآن مجید کی گواہی کافی وافی اور شافی ہے۔ (تفسیر بیضاوی)

امام محدث ابن عساکر ابو القاسم علی الدمشقی علیہ الرحمتہ نے نقل کیا۔

☆ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایام جوانی میں شہر یمن قبیلہ ازور کے بوڑھے جس کی عمر 350 سال تھی، کا مہمان ہوا۔ جو کتب ساویہ تورات و انجیل کا عالم تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تم بنی تیم سے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا تم حرمی ہو، میں نے کہا ہاں، کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ تو میرے پیٹ پر تل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ تم آخر الزماں پیغمبر کے وزیر خاص ہوگے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں۔ جس سے میں

نے پہنچانا۔ (تلخیص ازالته الخضاعن خلافه' الخلفاء از حکیم الامت شاہ عبدالعزیزمحدث دہلوی علیه الرحمته)

☆ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بغرض تجارت قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام گیا آگے لمبا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قدیمی دیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ میرے پاس ایک راہب آیا اس نے کہا اس وقت روئے زمین میں کتب الہامیہ تورات و انجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں اور مجھ سے پوچھا۔ تم مکہ معظمہ کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اس نے میری تعظیم و توقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا بات یہ ہے کہ آخرالزمان پیغمبر ﷺ کی بعثت کا وقت ہے اور تم ان کے جوان ہمت وزیر ہو گے اور اس ملک کو فتح کرو گے۔ جب تم فتح کرو تو ہمارے کلیسا و دیر کو معافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہد فاروقی میں ملک شام کی فتح کے لئے گیا تو وہی دیر کا راہب اور متولی وہ دستاویز لے آیا۔ ذلک مثلھم فی التورته و مثلھم في الانجیل سورۃ فتح کی یہ تفسیراور اس کی تصویر ہے۔ انہوں نے اپنے علم تورات و انجیل سے شیخین کریمین کو پہنچانا اور خوب پہنچانا۔

☆ راحت دو جہاں ﷺ کا توسل انبیاء و رسل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ بھی اسی راہ پر چلے۔ اولیاء انبیاء کا فیضان ہیں۔ توجہ' تشفع اور توسل کے بغیر کوئی بھی مراتب ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ محبوب کریم ﷺ کی تشریف آوری کا تمام اکناف عالم میں شہرہ تھا۔ اس کو امر یقینی جانتے بلکہ اجلہ صحابہ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام' ناک' نقشہ' حسب نسب' سابقہ کتب سماویہ تورات و انجیل میں موجود ہے۔ جس سے وہ جانے پہچانے اور مانے جاتے۔ احادیث کثیر صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دبا' بلا' الم' غم' رنج' گلفت' خوف' قحط' مرض' قرض سے نجات ملی ہے۔ جب آخرالزمان نبی ﷺ بشریت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان و عظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہنچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے۔ ذات و صفات کا انکار' تشفع و توسل کا انکار' کمالات اور معجزات کا انکار۔

اگر نام محمد رانیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ' نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و جاہت
نہ عیسیٰ آں میسحائی' نہ موسیٰ آن یدبیضا
بوصفش سورۃ طٰہٰ مزمل ہم دگر یٰس
بموجودات عالی ذات تلک الرسل فضلنا

☆ یہ شان رحمت الٰہی کا ظہور تھا۔ کفار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں خسف' مسخ اور غرق سے محفوظ و مامون رہے۔ بفضلہ تعالیٰ روز قیامت آپ ﷺ کے وسیلہ عظیمہ سے غلام' عتاب' عذاب سے نجات پائیں گے اور جنت بھی آپ ﷺ کے عطاء جود و کرم سے ملے گی۔

توسل' تشفع بزمانہ بعثت:

بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ (شمائل ترمذی)

☆ ایک ضریر البصر "نابینا" بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوا یارسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجر آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے لیئے دعا ہی فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا وضو کر' دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ۔

☆ اللھم انی اسئلک و اتوجه الیک بنبیک سیدنا محمد ﷺ نبی الرحمۃ یا محمد ﷺ انی توسلت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ "یہاں حاجت کا نام لو لتقضی لی اللھم شفعه فی الرجل فبرا پس اس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دعائے حدیث پاک دربارہ توسل طلب امداد بارباب حاجات بجناب سید الکائنات ﷺ وسعت رزق' حصول

رزق، حصول مراد، نزول بارش، دیگر جملہ ہائے عیش زندگی دنیاوی و اخروی کے لئے مجرب ہے۔ "ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمتہ نے امام ترمذی کی اس حدیث پاک کو حسن صحیح کہا ہے۔

بہرحال سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام روئے زمین، جن و انس، چرندوپرند، ہواپانی پر حکمرانی تھی۔ اس سلطنت عظیم کا راز شاہ ابوالمعالی السید خیرالدین قدس سرہ العالی ظاہر کرتے ہیں۔

نقش نامت گرنے کندی سلیمان برنگین
جن و انس کے مسخر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسم "محمد ﷺ" کندہ تھا۔ جب یہ گم ہو گئی تو سلطنت میں فتور آ گیا۔ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کے پر تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس انگشتری رسالت کے نگینہ، شہنشاہ مدینہ کی انگشتری تھی جب وہ بیرار یس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافت حصہ میں فساد کھڑا کر دیا۔ قدرت اور شان خداوندی، غلاموں کے دلوں پر نقش اسم پاک کندہ ہے۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

استغاثہ و نداء بعد از وصال شریف: "طبرانی، المعجم الصغیر"

مفتی حرمین شریفین احمد بن عبداللہ الطبرانی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروریہ تھی لیکن آپ بوجہ مصروفیت اس کی طرف توجہ اور نظرالتفات مبذول نہیں فرما رہے تھے۔ انہوں نے اپنا حال، اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر۔ پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا اللھم انی مانگ اس نے عمل کیا اور اس کے بعد خلیفہ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں انہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۂ فرش پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جزاک اللہ احسن الجزاء آپ نے

میری سفارش کی۔ انہوں نے فرمایا واللہ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر "حدیث ضریر البصر نہیں کی۔ صرف میں نے اس پر قیاس کیا کہ راحت دو جہاں ﷺ کا وہ فرمان، واجب الاذعان قائم مقام توسل اور نداء موجب قضاء حاجات اور سبب نجات ہیشگی ہے اور حل مرادات میں اکسیر اعظم ہے۔

اللھم انی اسئلک و اتوجه الیک بحبیب المصطفی عندک یا حبینا یا سیدنا محمد انا نتوسل بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاہر اللھم شفعه فینا بجاهه عندک (۳ بار)

☆ امام تاج الدین سبکی شافعی رحمتہ اللہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ایک شخص حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و واقعات پوچھے تو اس نے من و عن بتائے۔ بعد ازاں المدینہ المنورہ کا ذکر چھیڑ دیا۔؎

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردہ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوۃ و سلام روضہ اطہر کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نور، صاحب السرور ﷺ نصیب ہوئی یہ سن کر آپ پر کیفیات محبت طاری ہو گئیں تو فرمایا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جو روضہ اطہر سے مس ہوا اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرط محبت سے چوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مس ہوتے ہی آنکھوں میں نور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔

☆ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دعا بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوب کردگار، مدنی تاجدار، احمد مختار ﷺ کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر درود پاک پڑھنا قبولیت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ

ہے۔

☆ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ سے قبل اور حیات طیبہ میں اور بعد از وصال مبارک ہر تین ادوار میں مقبولان بارگاہ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اس وسیلہ جلیلہ سے۔ رب کریم نے سب کی مہمات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا۔

استغاثه غياث الدارين مغيث الملوين سيد الكونين محمد رسول الله عليه افضل التحية واحسن الثناء

بکار خویش حیرانم یا رسول اللہ ﷺ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
ندارم جز تو ملجائے' نہ دارم تو ماوائے
توئی خود سازو سا مانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
اگر رانی و گرخوانی غلامم انت سلطانی
دگر چیز سے نمے دانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
چو مر گم نخل جاں سوزوبہارم راخزاں سوزو
نہ ریزوبرگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
گدائے آمدائے سلطان بامید کرم نالاں
تہی داماں مگر دائم اغثنی یا رسول اللہ
چو محشر فتنہ انگیزد' بلائے بے امان خیزد
بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
رضایت سائل بے پر' توئی سلطان لاتنهر
سہبا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

حدیث پاک: بسند صحیح' ابن شیبہ علیہ الرحمتہ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہد معدلت خلافت فاروقی قحط پڑا۔ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر بعد درود سلام عرض کناں ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ واستسق لامتک وانھم قد ھلکوا یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ ﷺ نے اسے خواب میں زیارت سے مشرف فرما کر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا کل بارش ہو گی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدث ابوالجوازء نے بروایت اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینہ المنورہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا روضہ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبر اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جل تھل ہو گیا۔ کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال "عام الفتق" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ توجہ توسل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیث پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروق اعظم الان نتوسل بعم نبیک ﷺ سے دعا فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہد ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دعا کی۔ اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم تیرے نبی ﷺ کے معظم و مکرم چچا عباس رضی اللہ عنہ کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو رب کریم نے اس کو شرف قبولیت سے نوازا اور بارش نازل ہو گئی۔

گر نہ بیند بتاش خورشید
شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ
مہر راگو' چرا دمیدہ چناں
کہ بچشمش جہاں نمودہ سیاہ

☆ اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ نہ دیکھ پاتا تو اس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ ہے۔ سورج سے کہو کہ تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اس بیچارے کی آنکھوں میں جہاں سیاہ ہو گیا ہے۔

عطیہ مصطفائی: مشہور محدث صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سیدنا ابو القاسم ﷺ کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے۔ خلافت عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہو گئی۔ آپ فرمایا کرتے دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو(۲)۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔

آنچہ زامن گم شدہ گراز سلیمان گم شدے
ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن بگر لیتے

☆ یہ حقیر پر تقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرنیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں گما اور کیا کیا نہیں کیا۔ رب کریم معاف فرمائے۔ بجاہ حبیبک الکریم علیہ وعلی الہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام

من و جرم کوشی پے بہ پے تو پردہ پوشی دمبدم
بہ حصیر ننگ خطا منم، بسریر لطف و عطا توئی

آمدم برسر مطلب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک روز میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ کو بہت خوش پایا۔ میں نے اس مسرت کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں آج رات خواب میں ہادی سبل، سید الرسل مولائے کل ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ میں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یہ

کرم کس وجہ سے ہوا تو فرمایا درود شریف سے۔ اتنا سننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول
آنکہ ساختہ است قطرہ بارانی را

اللھم صلی علی سیدنا محمد من توسل الیہ الانبیاء والاصفیاء والاولیاء وعلی الہ وصحبہ وسلم

مقام محمود مقام شفاعت: استاذ العلماء حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب "الکوثر" کا معنی و مفہوم سمجھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

﴿الکوثر﴾ اس معنے کو احادیث میں وسیلہ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ جو اس مقام پر فائز ہو گا سب اہل محشر اس کے دست نگر ہوں گے۔ اس تقدیر پر اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہو گا کہ تحقیق ہم نے آپ کو مقام محمود عطا فرمایا۔ یہ وہ مخصوص مقام ہے جو سوائے نبی اکرم ﷺ کے اور کسی بھی نبی و رسول کو عطا نہیں کیا جائے گا۔ اس مقام رفعت نشان پر جلوہ نشان ہونے کے بعد سب مخلوق' تمام اولین و آخرین محبوب خدا ﷺ کی مدح و ثنا میں رطب اللسان ہوں گے اور انہیں کی طرف اپنی نجات خلاصی کے لیئے مجسم امید بن کر نظریں لگائے ہوئے ہوں گے' انہی کی نظر لطف و کرم کے منتظر ہوں گے۔ جب تک صاحب مقام محمود ﷺ شفاعت عظمیٰ کے لیئے لب کشائی نہیں فرمائیں گے نہ حساب کتاب کا آغاز ہو گا' نہ اہل جنت جنت میں جا سکیں گے اور نہ دوزخی دوزخ میں۔ پچاس ہزار سالہ لمبے اس دن میں جبکہ سورج انتہائی قریب ہو گا' تپش و حرارت سے زمین تانبے کی مانند ہو جائے گی اور بارگاہ رب العزت میں پیش ہونے اور کیئے ہوئے گناہوں کی سزا جزاء سننے اور جہنم جیسے قید خانے کے سامنے ہونے کی وجہ سے لاحق ہونے والی پریشانیوں کے باعث ہر ایک اپنے پسینہ میں غرق ہو جائے گا'

کوئی راہ نجات اور ذریعہ خلاص نظر نہیں آئے گا' اہل محشر مشورہ کریں گے۔ لو استشفعنا احد الی ربنا فیریحنا من مکاننا "کاش ہم کسی کو اپنا شفیع بناتے جو رب تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کرتا حتیٰ کہ رب تعالیٰ ہمیں اس مکان ہیبت و جلال سے نجات عطا فرماتا۔"

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں' قصر انسانیت کی خشت اول ہیں اور شجر نبوت و رسالت کی بیخ دبن ہیں' اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا' جنت اور دارالسلام میں سکونت و قیام بخشا' اپنے ملائکہ سے تمہیں سجدہ کروایا' علم اسماء کی تعلیم دی۔ اشیاء کے خواص و فوائد اور حقائق و حکم پر اطلاع دی۔ لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں آج اس دربار عالی اور بارگاہ لم یزلی میں زبان کھولنے کی مجھ میں ہمت نہیں لہٰذا تم نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا عرض کرو۔ وہ پہلے رسول ہیں جو اہل زمین کی رشد وہدایت کے لیئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔

☆ جب اہل محشران کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بگڑی بنانے اور بارگاہ ذوالجلال میں حاضر ہو کر لب شفاعت ہلانے کی درخواست کریں گے تو وہ بھی ان کے دامن امید کو ثمر مراد سے پر نہیں فرمائیں گے۔ عذر خواہی کرتے ہوئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف راہنمائی فرمائیں گے۔ ارشاد ہو گا تم حضرت ابراہیم علیہ الاسلام کی خدمت میں حاضری دو اور ان سے عرض مدعا کرو' انہیں اللہ تعالیٰ نے مقام خلت پر سرفراز فرمایا ہے اور اپنا دوست بنایا ہے۔ وہ سوالی سراپا حاجت و تمنا بن کر اس کریم وجواد خلیل اللہ علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں حاضری دیں گے لیکن سوائے حسرت و یاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ وہ بھی معذرت کرتے ہوئے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضری کا مشورہ دیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی سے مشرف

فرمایا اور صاحب تورات و آیات بینات بنایا۔

☆ وہ حاجتمند ان کے دربار اقدس کو ملجاوماویٰ سمجھتے ہوئے ان کی طرف دوڑیں گے لیکن اس صاحب جلال نبی علیہ السلام کا آستانہ اقدس بھی ان پریشان حال لوگوں کے لیئے سامان تسکین اور قرار و اطمینان مہیا نہ کرسکے گا۔ وہ فرمائیں گے مجھ میں یہ ہمت نہیں کہ باب شفاعت کھولوں' کلید شفاعت آج کسی اور کے ہاتھ میں ہے تم حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ اور ان کی بارگاہ اقدس کو پناہ گاہ بناؤ۔ ان کے دامن کرم میں پناہ حاصل کرو۔

☆ بے سہاروں کا سیل بے پناہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چوکھٹ پر جبہ فرسائی کرئے گا اور تکمیل مدعاو مراد کے لیئے عرض پرداز ہوگا لیکن کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے اعزاز اور قائم امتیاز کا مالک دجمہ عجز نظر آئے اور بے بسی کا پیکر بن کر کسی اور کریم کی بارگاہ بے کس پناہ حاضری کا مشورہ دیں گے اور فرمائیں گے کہ تم محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ وہاں جاکر اپنے دامن امید کو پھیلاؤ' صرف وہی ذات اقدس ہیں جنہیں مغفرت و بخشش کی بشارت دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ آج انہیں اپنی ذات کے لیئے کوئی خوف و خطرہ نہیں اور نہ اپنے انجام کا کوئی ڈر ہے۔ اگر تمہارے لیئے پناہ گاہ بن سکتی ہے تو اسی کریم کی بارگاہ' اگر تمہارا جاہ ماویٰ بن سکتا ہے تو وہی بیکس پناہ' اگر تمہارا دامن تمنا ثمر مقصود و مراد سے بہرہ ور ہو سکتا ہے تو صرف انہی کے دربار گوہربار پر' آج بارگاہ رب جبار و قہار میں صرف وہی زبان شفاعت کھول سکتے ہیں۔ باب شفاعت کی کلید صرف انہی کے دست کریم میں ہے اور بیقراروں کے لئے آرام جان صرف انہیں کے کلام راحت نشان ہے۔

☆ جب سب اہل محشر کریم کے دراقدس پر اپنی زبوں حالی اور کس میپرسی داستان غم اور حکایت رنج و الم زبان بے زبانی سے عرض کریں گے تو محبوب خدا' امام الانبیاء' فخرالاولین والاخرین ﷺ فرمائیں گے انا لھا شفاعت

کے لئے تو میں ہی تھا۔ یہ تو حصہ ہی میرا تھا، تم کہاں بھٹکتے رہے ہو اور کہاں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو۔ وہ مجرموں اور عاصیوں کا سہارا ابن کران کے لئے پیغام امن درست بن کر بارگاہ رب العالمین میں سجدہ ریز ہو کر حمد و ثناء کے پھول تسبیح و تحلیل، تکبیر و تمجید کے جواہر بارگاہ کبریاء میں پیش کریں گے۔ عجزو نیاز کا پیکر مگر اللہ تعالیٰ سے اہل محشر کے جواہر بارگاہ کبریا میں پیش کریں گے، عجزو نیاز کا پیکر مگر اللہ تعالیٰ سے اہل محشر کے لئے شفاعت کے طلبگار ہوں گے، والضحیٰ کی چمک والا، سورج کو شرمندہ کرنے والا، رخ انور زمین نیاز پر رکھا ہو گا، واللیل کی سیاہی والی حلقہ دار زلفیں عاصیوں کو اپنے حلقہ کمند میں لئے صبح امید کے گرد گھیرہ ڈالے ہوں گی۔ اور وما ینطق عن الھوی والے لبہائے صداقت پناہ بارگاہ کبریا میں سیاہکاروں اور گناہگاروں کے لئے معذرت خواہ ہوں گے۔؎

جلتی تھی زمیں کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ، اب سایہ کناں آیا

☆ جب اللہ رب العزت دیکھے گا کہ جس محبوب کا حسن و جمال، شباب و کمال اور قرب و منزلت، بلندی و رفعت آج کے دن ظاہر کرنی تھی وہ سرناز کو زمین نیاز پر رکھے ہوئے ہے، جس سرو ناز کی قامت قیامت نشان کا آج مظاہرہ کرنا تھا وہ آج عاصیوں کے بار عصیاں کو اپنی پشت دوتا پر لئے فرش عجزو نیاز ہے تو رحمت رب تعالیٰ غضب پر غالب آ جائے گی اور عطا نوال، قہر و جلال پر غالب آ جائے گا، حکم ہو گا۔

یا محمد ارفع، راسک قل تسمع سل تعط واشفع تشفع

☆ اے میرے لائق حمد و ثناء محبوب، آج اپنا سر فخر و ناز سے بلند کیجئے کیونکہ یہ منصب صرف تمہیں عطا کیا گیا ہے کہ جو تم کہو گے میں سنوں گا، جو مانگو گے میں عطا کروں گا، جس کی شفاعت کرو گے میں قبول کروں گا اور نبی الرحمتہ شفیع الامتہ ﷺ کو عرش عظیم کے دائیں جانب کرسی وزارت عظمیٰ پر سرفرازی

بخشی جائے گی اور خلعت خلافت کبریٰ ونیابت عظمیٰ زیب تن کرائی جائے گی۔

☆ آنحضور شافع یوم نشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثم اقوم عن لمبن الله مقاما یغبطنی الاولون والخرون درواد الدارمی بروایة عبدالله بن مسعود پھر میں عرش الٰہی کے دائیں جانب ایسے مقام پر قیام فرما ہوں گا کہ تمام اولین و آخرین مجھے رشک کی نظروں سے دیکھیں گے اور یہی وہ مقام محمود ہے۔ جس میں اولین و آخرین آپ کی حمد و ثنا کریں گے۔ والمقام المحود هو مقام الشفاعة لانه يحمده فيه الاولون والاخرون خازن اسی مقام رفیع اور منصب جلیل کی بشارت دیتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا عسى ان يبعثك ربک مقاما محمودا قریب ہے وہ وقت کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر فائز فرمائے گا اور تمہیں اولین و آخرین کی زبان پر محمود محمد بنائے گا۔ اس دن خلافت کبریٰ وزارت عظمیٰ کا تاج ان کے سر پر ہوگا' انہی کا قبضہ و تسلط حساب و کتاب کے دفتر پر ہوگا۔ ہر ایک ان کی جنبش لب کا منتظر ہوگا اور ان کے دامن رحمت کو نگاہ التجا سے تکتا ہوگا۔ آج حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے اس نور نظر لخت جگر سے عرض کناں ہوں گے میں تمہارا باپ ہوں' میں نے تمہارے لئے دعا مانگی تھی۔ اسی نسبت کے تصدق سے مجھے اپنے لواء الحمد کے نیچے جگہ عطا کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے التجا کریں گے میں نے تمہارے آنے کی اپنی قوم کو بشارت دی اور تمہاری غلامی اختیار کرنے کی تبلیغ کی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد لہٰذا اس خدمت گزاری کا واسطہ آج اپنے دامن کرم اور سایہ رحمت میں مجھے عطا کرو۔ (مدارج وغیرہ)

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھی سب ادھر پھرے گی وہ عالی مقام ہوگا
خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی

انہی کی مرضی پہ ہو رہا ہے انہی کی مرضی پہ کام ہو گا

☆ نبی الانبیاء ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین دعاؤں کا اختیار دیا ہے اور قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے ان میں سے کوئی بھی رد نہیں کی جائے گی۔ ان میں دو دعائیں میں نے دنیا میں مانگ لی ہیں اور تیسری اس دن کے لئے بچا رکھی ہے جس دن ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام بھی میری پناہ حاصل کرنے کے لئے میری طرف رغبت کریں گے۔ واخرت الثالثه لیوم یرغب الی الخلق کلهم حتی ابراہیم (مشکوۃ قراۃ لقرآن)

وہ جہنم میں گرا جوان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول للہ کی

☆ اس دن واضح ہو جائے گا کہ مقام مصطفےٰ ﷺ کیا ہے! ان کی رسائی دربار خداوندی میں کتنی ہے! کوئی بھی مقرب ترین رسول و نبی ان کے توسل سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ان سے توسل کرنا اور بارگاہ الٰہی میں حل طلب کے لیئے ان سے استمداد شرک نہیں ہو سکتا ورنہ نور جلال کے بے حجابانہ سامنے ہونے پر غیراللہ کی پناہ حاصل نہ کی جاتی اور سیدھے ہی اللہ تعالیٰ سے حساب و کتاب شروع فرمانے کا مطالبہ کر دیا جاتا۔ یہی نور جلال خداوندی آنکھوں سے اوجھل ہونے کے باوجود توسل و استمداد پر شرک کے فتوے صادر کیئے جاتے ہیں اور وہاں ساری امتیں بلکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسی ہستیاں بھی بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں استمداد مستعانت کے لیئے حاضر ہوں گے حالانکہ نبی کی ذات میں کفرو شرک کا وہم بھی ممکن نہیں ہے۔ امام اہل سنت نے فرمایا؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

نکتہ: میدان حشر میں شفیع اور سفارشی کی تلاش کرنے والے پہلے پہل دربار نبوی ﷺ میں حاضر نہیں ہوں گے بلکہ پہلے دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مقصد عرض کریں گے حالانکہ شفیع کی تلاش وسیلہ کی طلب میں عالم غیب سے پیدا کی جائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے **فیلهمون لذلک** انہیں اس طلب و تلاش کا الہام کیا جائے گا۔ تو انہیں الہام یہ کر دیا جاتا کہ ابتداء بارگاہ عالم پناہ ﷺ میں جاتے اور فوراً" ہی مقصد و مطلب میں کامیاب ہو جاتے اور بار بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا اور دربدر کی ٹھوکریں دیکھنی پڑتیں۔

☆ محدثین نے فرمایا کہ اگر ابتدا" محبوب خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور ان کی شفاعت سے ساحل مراد تک واصل ہو جاتے تو یہ گمان ہو سکتا کہ شفاعت اور بھی کر سکتے تھے اور قبول بھی ہو جاتی لیکن ان سے مطالبہ نہیں کیا گیا جب تمام انبیاء و رسول علیہم السلام کے در اقدس پر حاضر ہوئے اور بے نیل مرام واپس لوٹے تو واضح ہو گیا کہ دربار خداوندی میں آج صرف انہیں کی رسائی ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ رحمتہ نے فرمایا؎

خلیل و نجی کلیم و مسیح سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

☆ آج انہی کے مقام قرب، شان محبوبیت کا مظاہرہ اس طرح پر کرایا گیا اور ان کو منصب وزارت عظمیٰ و خلافت کبریٰ پر فائز فرما کر اور **سل تعط واشفع تشفع** کا اذن عام دے کر واضح فرما دیا کہ روز روز اوست حکم حکم اوست بحکم رب العالمین (**اشعته اللمعات و مدارج النبوة**)؎

میں حشر کی حقیقت اتنی سمجھ رہا ہوں
دونوں جہاں ہوں گے ان کا شباب ہو گا

☆ مولانا حسن رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا؎

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر میں
کہ ان کی شان محبوب دکھائی جانے والی ہے

☆ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا: اذا سمعتم الموذن فقولوا مثل مایقول ثم صلوا علی فانه من صلی علی واحدۃ صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلۃ فانها منزله فی الجنۃ لا ینبغی الا لعبد من عباد الله و ارجوان اکون انا هو فمن سال لی الوسیلۃ هلت علیه الشفاعۃ (رواہ مسلم) "جب تم موذن کو آذان دیتے ہوئے سنو تو جس طرح موذن کہے تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لیئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی درخواست کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک عظیم مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے صرف ایک عبد خاص ہی کے شایان شان ہوگا اور میں ہی ہوں گا جو شخص میرے لیئے دعائے وسیلہ کرے گا وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

عن جابر رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجات الرفیعۃ وابعثه مقام محمود ن الذی وعدته ورزقنا شفاعتی یوم لقیامه (رواہ لبخاری)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول الثقلین ﷺ نے فرمایا جو شخص آذان سن لینے کے بعد کہے کہ اے مالک اس دعوت نامہ دعوت توحید و کبریائی فضیلت اور پہنچا انہیں اس مقام محمود تک جس کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے تو وہ میری شفاعت مخصوصہ کا مستحق ہو جائے گا۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

مقام محمود مقامے است کہ ستودہ شود صاحب دے بزبان ہمہ کس و رشک برند بروے ہمہ خلائق واں مقام قرب و شفاعت است کہ تمام عالمیاں حیران و سرگرداں باشند و ہیچکس ازانبیاء و رسل زہیب دوشت دم نتوں زدو سربالا کردپس آنحضرت ﷺ در سرپردہ عزت در آید دیں رابکشاید

☆ مقام محمود وہ مقام ہے کہ جس کا مالک ہر شخص کے نزدیک قابل ستائش ہو گا تمام مخلوق انہیں نگاہ رشک سے دیکھے گی اور مقام محمود مقام قرب و شفاعت ہے کہ جب تمام جہاں والے حیران و سرگرداں ہوں گے اور انبیاء و رسل میں سے کوئی بھی ہیبت ودہشت کی وجہ سے دم نہ مار سکے گا اور اپنا سربلند نہ کر سکے گا تو اسی مقام کے مالک آنحضرت ﷺ سراپردہ عزت وجلال میں حاضر ہو کر دروازہ شفاعت کھولیں گے۔

☆ و نیز آمدہ است کہ آنحضرت ﷺ را بر عرش بنشانند و خلعت خاص زحلہ خضرا بپوشانند داذن دہند کہ ہرچہ خواہد بگوید و ہرچہ رضائے اوست بخواہد آں روز معلوم شود کہ مقام محمدی چیست و صد روسطان آں مجلس و معرکہ کیست

در مقامے کہ صدارت بہ بزرگاں بخشند
چشم دارم کہ بجا ز ہمہ افزوں باشی

☆ اور روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو عرش عظیم پر بٹھایا جائے گا اور خلعت خاص حلہ سبز زیب تن کرایا جائے گا اور اجازت دی جائے گی کہ جو چاہیں کہیں اور جو پسند کریں طلب کریں۔ اس دن معلوم ہو گا کہ مقام محمدی ﷺ کیا ہے اور اس مجلس و معرکہ کا صدر و سلطان کون ہے؟

امروز جائے ہرکس پیدا شود خوباں
کاں ماہ مجلس آرا اندر صدارت آید

اعتراض: آیت کریمہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا سے بھی صرف اتنا ثابت ہوا کہ امید ہے کہ تمہیں تمہارا

رب مقام محمود تک پہنچائے۔ اس سے یقینی اور قطعی طور پر اس مقام تک رسائی ثابت نہیں ہوتی نیز حدیث پاک سے بھی صرف امید و رجاء ہی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا ارجوان الون اناصر "میں امید کرتا ہوں کہ میں ہی اس منزلت و مرتبہ کا مالک ہوں" اور رجاء و امید تحقق و فضیلت کو مستلزم نہیں بالفعل مقام محمود کا حاصل ہونا تو ثابت نہ ہو سکا تو انا اعطینک الکوثر میں کوثر سے مقام محمود مراد لینا کیسے صحیح ہو گا جس کا بالفعل عطا کیا جانا قطعی طور پر ثابت ہے۔

جواب: لفظ عسی اگرچہ لغت عرب میں طمع اور امید دلانے کے معنی میں آتا ہے لیکن یہاں محض امید و طمع والا معنی نہیں ہو سکتا بلکہ قطعی تحقق اور وقوع کے معنی میں ہے۔ صاحب خازن فرماتے ہیں:

اجمع المفسرون علی ان عسی من الله واجب و ذلک لان لفظه عسی یوجب الاطماع من اطمع انسانا ثم احرمه کان ذلک عارا علیه والله اکرم من ان یضیع احداثم لا یعطیه ماالطمعه

☆ تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ لفظ عسی باری تعالیٰ کے کلام میں وجوب و تحقق کے لیئے ہے کیونکہ لفظ عسی طمع اور امید دلانے کے لیئے آتا ہے اور جو شخص کسی کو طمع دلائے اور پھر محروم کر دے تو اس کے لیئے عیب اور عار ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے کہ کسی کو امید دلائے اور اس کے طمع و امید کو پورا نہ کرے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث پاک میں موجود لفظ رجاء و امید کے تحت فرمایا: ارجو تواضع و تادب است مرحضرت الہیہ راد بحقیقت کنایت است از جزم و یقین بحصول آنچہ رجاء حبیب در حضرت ہرگز خیبت نہ پذیرد۔

☆ لفظ ارجو بارگاہ الہیہ کے ساتھ تواضع و تادب کے طور پر ہے ورنہ حقیقت میں اس مقام کے حصول کے ساتھ جزم و یقین ہے کیونکہ رجائے حبیب

بارگاہ مجیب الداعوات میں کبھی خیبت و خسران پذیر نہیں ہو سکتی ان کی امیدورجاء شرمندہ مرادو مقصود نہ ہو یہ ممکن نہیں۔

اقول: شفیع روز جزاء محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے لیئے وسیلہ اور مقام محمود کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت کا حق دار بن گیا اگر آپ کو اس مقام رفیع اور منصب جلیل کے حصول و وصول کا یقین نہ ہوتا تو استحقاق شفاعت کی بشارت نہ دیتے کیونکہ ہماری دعاؤں کو تو اجابت و قبولیت لازم نہیں ہے اور ہماری دعا پر شفاعت کا مترتب ہونا ضروری نہیں تو معلوم ہوا کہ ہمیں دعا کا حکم محض اس لیئے فرمایا کہ ان کا مجھ سے تعلق برقرار رہے اور اس تعلق کی بناء پر اس کریم عمیم کے مستحق بن جائیں گے ورنہ ہر مرتبہ و منصب خود اللہ تعالیٰ براہ راست عطا فرمانے والا ہے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتب و مناصب، منازل و مدارج انہیں کسی کے طفیل نہیں عطا فرماتا البتہ باقی ساری کائنات کو ان کے طفیل عطا فرماتا ہے۔

☆ نیز تعلیم دعا کے موقع پر فرمایا وابعثه مقاما محمودا ن الذی وعدته "انہیں اس مقام محمود تک پہنچا جس کا تو نے انہیں وعدہ دیا ہے" اگر محض رجاء و طمع اور آس وامید والی بات ہوتی تو اسے وعدہ سے تعبیر نہ کیا جاتا اور جب وعدہ سے تعبیر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس منصب عالی کے حصول کا جزم و یقین ہے کیونکہ اس کریم کے وعدے کا خلاف تو ناممکن اور محال ہے۔

☆ اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ مقام محمود اور وسیلہ و فضیلہ کا حصول رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے یقینی طور پر ثابت ہے لہٰذا انا اعطینک الکوثر میں الکوثر سے مقام محمود اور مقام شفاعت مراد لینا بالکل صحیح ہے۔ قرآن کریم آپ کے اس منصب پر شاہد صادق ہے اور تفاسیر و احادیث میں اقوال محدثین میں مرتبہ شفاعت، منصب خلافت کبریٰ اور وزارت عظمیٰ کی پوری تفصیل اور وضاحت موجود ہے۔ کتب احادیث میں مستقل عنوان شفاعت قائم کر

کے اس کے تحت احادیث شفاعت بالعموم اور شفاعت عظمیٰ والی رویات بالخصوص درج کی گئی ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و حضرت حذیفہ و حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر سے بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث میں یہ روایات مثبت و مندرج ہیں جس روایات کے ترجے پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم نے ابتداء مقام محمود کی وضاحت میں اس کو ذکر کیا ہے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات ہے جو کہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت ہے۔ اس مقام شفاعت کو بیان فرماتے ہوئے خود رسالت پناہ ﷺ نے اسے مقام محمود سے تعبیر فرمایا و ھذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم یہی وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کو وعدہ دیا ہے۔

نکتہ: تمام انبیاء کرام اور رسل عظام میں سے صرف نبی اکرم ﷺ کو یہ خصوصی منصب عطا ہو گا اور وہی شفاعت کی جرأت فرمائیں گے دوسرے اولوالعزم رسل مختلف عذر پیش کریں گے اور بارگاہ ذوالجلال میں لب کشائی سے ہچکچائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نبی مقام ہیبت و خوف میں ہو گا اور بارگاہ صمدی اور شان بے نیازی سے خوف میں ہوں گے لیکن نبی اکرم ﷺ کا مقام مقام احسن ہو گا کیونکہ انہیں ظاہر حیات طیبہ میں ہی مغفرت عام اور بخشش تام کی بشارت دی گئی ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خیال میں جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سابقہ یا آئندہ ان تمام کی مغفرت فرمادے۔

☆ نیز ارشاد فرمایا یوم لا تجزی اللہ لنبی والذین امنوا معہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو شرمندہ نہیں کرے گا اور رسوا نہیں ہونے دے گا اور فرمایا ولسوف

یعطیک ربک فترضی اور ضرور تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے وہ عطا کو ختم نہیں کرے گا۔ کلھم یطلبون رضائی و انا اطلب یا محمد (حدیث قدسی) "ساری مخلوق میری رضا چاہتی ہے اور اے میرے محبوب میں تیری رضا چاہتا ہوں" اس لیئے اس دن ہر نبی کی زبان پر نفسی نفسی ہو گا لیکن نبی الانبیاء امام الرسل ﷺ کی زبان رحمت نشان پر امتی امتی ہو گا۔

☆ نیز اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو مخصوص دعا کا اختیار دیا جس کی قبولیت کا اس کی طرف سے حتمی وعدہ تھا اور اس بناء پر اس دعاء کے رد کا امکان ہی نہیں تھا۔ ہر نبی نے اپنی اس دعا کو دنیا میں استعمال فرمایا لیا اور اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ قبولیت سے سرفراز فرمایا کسی نے اپنی قوم سے تنگ آکر ان کے لیئے دعائے ہلاکت فرما دی، کسی نے اپنے لیئے عظیم ملک و سلطنت کا مطالبہ کر لیا۔ کسی نے اپنی اولاد میں امامت و نبوت کی التجا کی لیکن نبی الرحمتہ ﷺ نے محشر کی ہولناکیوں اور مصائب و شدائد کی پیش نظر اپنی امت بالخصوص اور تمام امم بالعموم جن پریشانیوں سے دو چار ہونی تھیں ان کی پیش نظر اپنے حق کو محفوظ رکھا۔ اسی لیئے آج اس کریم کے وعدہ کرم پر اعتماد کرتے ہوئے حریم ناز میں سرنیاز بصد عجز و انکسار زمین عبودیت پہ رکھ کر شفاعت کے طلبگار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم کو پورا فرماتے ہوئے اس منصب جلیل پر سرفراز فرمائے گا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا:

ان لکل نبی دعوۃ مستجابہ و انی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی فھی نائلہ منکم انشاء اللہ من مات لا یشرک باللہ شیئا

☆ بیشک ہر نبی کے لیئے ایک مستجاب و مقبول دعا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیئے بچا رکھا ہے لہٰذا یہ دعا انشاء اللہ تم میں سے ہر اس شخص کو شامل ہو گی جو ایمان کے ساتھ فوت ہوا اور شرک سے بری ہو کر

فوت ہوا۔

☆ نیز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ارسل الی ان اقراء القرآن علی حرف فردوت الیه ان هون علی امتی فرد الی الثانیة اقراء علی حرفین فردوت الیه ان هون علی امتی فرد الی الثالثة اقراه علی سبعة احرف ولک بکل رده رددتکها مسلة تسالنیها فقلت اللهم اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی واخرت لثلثه لیوم یرغب الی الخلق کلهم حتی ابراہیم رواہ مسلم (مشکوۃ بات اختلاف القراۃ و جمع القرآن)

☆ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ میں قرآن کو ایک قرأت پر پڑھوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے مراجعت کی اور اپنی امت پر آسانی فرمانے کی درخواست کی دوبارہ حکم فرمایا کہ دو (۲) قرأتوں پر پڑھوں، میں نے پھر مراجعت کی اور امت پر سہولت فرمانے کی درخواست کی، تیسری بار وحی نازل فرمائی کہ سات (۷) قرأتوں پر پڑھوں اور ساتھ ہی حکم ہوا کہ ہر بار مراجعت کرنے کے بدلے تمہیں ایک دعا مانگنے کا اختیار دیا جاتا ہے گویا تین دعائیں مانگنے کا تمہیں اختیار ہے جنہیں رد نہیں کی جائے گا محبوب کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی امت کے صغائر و کبائر کی مغفرت کے لیئے دو دعائیں دنیا میں ہی مانگ لیں۔ اللهم اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیئے محفوظ کر رکھا ہے جبکہ ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی میری شفاعت کے لیئے راغب ہوں گے اور پناہ حاصل کریں گے۔

☆ لہذا جس دن ہر نبی و رسول کی زبان پر نفسی نفسی ہو گا، آقائے دو جہاں محبوب خدا ﷺ کی زبان پر امتی امتی ہو گا۔ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ؎

رسل و ملک پہ درود ہوں وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھ تو دو جو شفیع روز شمار ہے

نکتہ: تمام انبیاء کرام اور رسل عظام میں سے صرف پانچ کا ذکر فرمایا گیا۔ حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیھم السلام اور باقی انبیاء و مرسلین کا ذکر نہیں فرمایا گیا حالانکہ اہل محشر ہر ایک سے شفاعت و معاونت کی درخواست کریں گے۔

☆ امام زرقانی نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا **لانهم مشاهير لرسل و اصحاب شرائع عمل ببها مسدد اطويلا** (الخ) یہ پانچ حضرات مشہور رسل ہیں اور اصحاب شریعت ہیں جن کی شریعتوں پر مدتوں امم اور اقوام عالم عمل پیرا رہیں۔

☆ نیز آدم علیہ السلام سب انسانوں کے والد اور مبدا انسانیت و بشریت ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اول رسول بھی ہیں اور آدم ثانی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام مذاہب مثلاً" عیسائیت' یہودیت اور دین اسلام کے اندر عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والا ہر نبی ان کی اولاد سے ہے گویا انبیاء اپنی امتوں کے لیئے روحانی باپ اور آپ ان انبیاء کے لیئے جسمانی باپ' تو تمام امم روحانی طور پر آپ کی بھی اولاد ہو گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت بڑی امت کے مالک ہیں اور آپ کے بعد اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہر آنے والے نبی نے انہی کی شریعت کی تبلیغ فرمائی۔

اقول: فاضل سیالکوٹی نے ن کی تعداد چار ہزار اور دوسرے قول کے مطابق ستر ہزار تحریر فرمائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص اس لیئے فرمائی کہ پیغمبر آخرالزمان ﷺ اور ان کے درمیان دوسرا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا نیز وہ آپ کی امت سے بھی ہیں کیونکہ قیامت کے قریب

نزول فرمائیں گے اور اہل زمین کو شریعت مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ فرمائیں گے۔ و عیسی لانه لیس بینه و بینه نبی ولانه من الله صلی الله علیه وسلم (زرقانی علی المواہب) جب تمام امتوں کو اگلے جسمانی و روحانی اولاد جواب دے دیں گے اور ان کے لیئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ اس وقت جو ذات والا صفات ان کے کام آئے گی وہ صرف ذات رحمتہ للعالمین ﷺ ہے ؎

خلیل و نجی کلیم و مسیح سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیئے

نکتہ: انبیاء کرام اور رسل عظام میں سے صرف عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ شفاعت کا حق آج صرف محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہے حالانکہ آآپ کے فضائل و کمالات اور مختصر اوصاف ہر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی محنت و مشقت اور رنج و تعب سے بچ جائیں۔

☆ امام زرقانی نے قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ کے قول سے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

یحتمل انهم علموا ان صحبها محمد صلی الله علیه وسلم معینا و تکون احالته کل واحد منهم علی الاخر علی تدریج الشفاعته فی ذلک الیه اظهار الشرفه صلی الله علیه وسلم

☆ قاضی عیاض کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو یا تو صرف اجمالاً شفیع کا علم تھا تعیین معلوم نہ تھی اس لیئے ہر ایک اپنے ظن و گمان کے تحت دوسرے نبی کی طرف راہنمائی کرتا گیا یا تعینی اور تفصیلی علم تھا لیکن اس وقت ہیبت و دہشت کی وجہ سے ذہول و نسیان طاری ہو گیا یا یہ کہ اب بھی انہیں قطعی طور پر شفیع روز جزاء ﷺ میں ہی شفاعت عظمیٰ کے انحصار کا علم ہو گا جیسا کہ قبل ازیں تھا لیکن دیدہ دانستہ ایک دوسرے کا حوالہ دیتے جائیں گے

تاکہ تدریجاً" اور رفتہ رفتہ سوال و احتجاج کی نوبت بالا خر محبوب خدا ﷺ تک آئے اور انہیں کے طفیل سب کی حاجت بر آئے اور ان کے شرف مقام و فضل تام کا ہر ایک کو علم ہو جائے۔ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ جس شہنشاہ نے دنیوی بادشاہت و ملوکیت پر فقرو مسکنت کو ترجیح دی تھی جس نے عبدیت اور ملوکیت میں اختیار دیئے جانے کے باوجود عبدیت کو اختیار کیا اور ہمیشہ اس پر ناز کیا آج ان کی حکومت و سلطنت کے ظہور کا دن ہے اور ان کے اختیارات و تصرفات کے اظہار کا دن ہے۔ "روز روز او ست و حکم حکم اوست بحکم رب العالمین"

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

نکتہ: قیامت میں جب یہ منظر ہر ایک کے پیش نظر ہوتا تو محبوب خدا ﷺ کے اس منصب جلیل اور مرتبہ عظیم کا پتہ چل جاتا۔ یہاں اس کا اظہار کیوں فرمایا! امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں امام العارفین الشیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کے حوالہ سے فرمایا:

انما اخبرنا صلی الله علیه وسلم بانه اول شافع و اول مشفع شفقه علینا لنستریح من التعب الخ

نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنے اول شافع اور پہلے مقبول الشفاعت رسول ہونے کی خبر اس لیئے دی تاکہ ہم بھی دوسری امتوں کی طرح تلاش شفیع میں دربدر کی ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں اور ہر ایک کی خدمت میں حاضری کے بعد نفسی نفسی والا مایوس کن جواب سن کر رنج و الم میں سرگرداں نہ رہیں بلکہ اپنا منصب و مرتبہ بیان کر کے ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ تم اپنی جگہ پر اطمینان و سکون سے قائم رہنا' جب میری باری آئے گی تو میں انا لھا انا لھا کہہ کر سب غمزدہ اور حرمان نصیب امتوں کا ملجاو ماویٰ' آسرا و سہارا بن جاؤں گا۔

☆ فاراد صلی الله علیه وسلم اعلامنا بمقامه یوم القیامة

لنصبر فی مکاننا مستریحین حتی تاتی نوبة صلی اللہ علیہ وسلم و یقول انا لھا انا لھا فصلی اللہ علیہ وسلم ما اکثر شفعتہ اس لیئے سرورعالم ﷺ نے فرمایا انا اول شافع و اول مشفع ولا فخر روہ احمد والترمذی وغیرہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ میں پہلا شفیع ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت مقبول ہوگی اور میرا یہ بیان بطور فخر نہیں ہے بلکہ تمہیں حقیقت حال سے شناسا کرانا مقصود ہے اور روز محشر میں رنج و تعب سے نجات دلانا مقصود ہے تاکہ میرے اس منصب کو یاد رکھو ادھر ادھر ٹھوکریں کھانے کی زحمت نہ اٹھاؤ انما قصدت بذلک راحتکم من التعب یوم لقیامة بحکم الوعدالمابق لی من اللہ ان اکون اول شافع و اول مشفع

☆ اس امام جلیل کے کلام سے واضح ہوگیا کہ محبوب کریم ﷺ کا یہ ارشاد اپنی امت پر شفقت و رحمت کا اظہار ہے اور انہیں اسی دنیا میں یہ بشارت دینا ہے کہ جو میرے ہیں انہیں کسی اور کا منہ دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ فللہ الحمد۔

☆ شفاعت کے متعدد اقسام ہیں اور ان میں سے ہر ایک نبی اکرم ﷺ کو علی العموم یا بالخصوص حاصل ہے۔ شیخ محقق اور دیگر محدثین نے دس اقسام ذکر فرمائے ہیں۔

1. شفاعت عظمٰی جو تمام مخلوق کو شامل ہے اور جس پر باقی تمام شفاعات کی مدار ہے۔
2. بلا حساب و کتاب امت کو جنت میں داخل کروانا۔
3. جن کی نیکیاں اور بدیاں حسنات وسیات برابر ہوں گی انہیں جنت میں لے جانا۔

4 جو دوزخ کے مستحق بن چکے ہیں انہیں جنت میں داخل کرنا۔
5 ترقی درجات اور افزائش مراتب کے لئے شفاعت کرنا۔
6 جو مجرم نار دوزخ میں داخل ہو جائیں گے انہیں وہاں سے نکلوانا اور جنت میں لانا۔
7 باب جنت کھلوانا تاکہ اہل جنت اس میں داخل ہو سکیں۔
8 جو دائمی اور ابدی عذاب کے مستحق ہیں ان کے عذاب میں تخفیف کرانا۔
9 اہل مدینہ کے لیئے شفاعت کرنا۔
10 مزار منورہ اور روضہ مقدس کی حاضری دینے والوں کی شفاعت کرنا۔

☆ ان دس اقسام میں سے پہلا اور دوسرا قسم اور آخری چار اقسام نبی الانبیاء امام رسل ﷺ سے خاص ہیں اور درمیان والے چار اقسام انبیاء کرام ملائکہ اور علماء و شہداء کے درمیان مشترک ہیں۔ لہٰذا یہ اقسام اور واقی علی الخصوص سید الانبیاء ﷺ کو حاصل ہیں۔ کتب احادیث و سیر اس پر دلیل ناطق اور شاہد صادق ہیں۔

☆ حبیب اکرم ﷺ نے فرمایا:

من ذارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامۃ و من سکن المدینۃ و صبر علی بلاھا کنت له شہیدا و شفیعا یوم القیمۃ و من مات فی احد الحرمین بعثه الله امنا یوم القیمۃ بروایۃ البہیقی)

☆ جس نے قصدً خالص اور عزم صمیم سے میری قبر انور کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے قرب میں ہو گا۔ جو شخص مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرے گا اور اس میں پیش آنے والے شدائد و مصائب پر صبر کرے گا۔ میں قیامت کے دن اس کے لیئے شہید و گواہ اور شفیع و پناہ ہوں گا اور جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں فوت ہو گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حالت امن میں اٹھائے گا اور ہر خوف و خطر سے محفوظ فرمائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطع ان يموت بالمدينة فليمت فانى اشفع لمن يموت بها

☆ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص مدینہ شریف میں سکونت اختیار کر سکے اور وقت موت تک وہیں رہے حتیٰ کہ وہیں فوت ہو جائے تو چاہیئے کہ وہ ضرور ایسا کرے کیونکہ جو بھی مدینہ میں فوت ہو گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ ارشاد فرمایا: من زار قبری وجبت له شفاعتی "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت مخصوصہ ثابت و لزم ہو گی" (مشکوۃ)

☆ دائمی اور ابدی عذاب کے مستحقیقین کے عذاب میں تخفیف کرانا جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے ابو طالب کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسے نار دوزخ میں غرق پایا لیکن اسے اتنا باہر نکال دیا کہ آگ اب صرف اس کے تلوں تک ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے بغیر محض حق خدمت کی بدولت بھی تخفیف حاصل ہو جائے گی جیسا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ میں نے ابولہب کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ تو اس نے کہا میں شدید عذاب و عتاب میں مبتلا ہوں لیکن رسول خدا ﷺ کی ولادت کے موقع پر جب کہ میری لونڈی ثوبیہ نے مجھے خوشخبری سنائی تھی اور اس خوشی میں میں نے اسے آزاد کر دیا تھا اس کی برکت سے ہر سوموار کی رات کو جس میں آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی، شہادت کی انگلی سے ٹھنڈا میٹھا پانی عطا کر دیا جاتا ہے جس سے نار عطش کو بجھا لیتا ہوں۔ (معارج النبوت و مدارج النبوت)

(اس روایت میں میلاد منانے والوں کے لئے بشارت واضح موجود ہے کہ گر دشمن مصطفیٰ ﷺ محض آپ کے محمد بن عبداللہ ہونے کی وجہ سے پیدائش کی خوشی مناتا ہے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت سے بالکل محروم نہیں رکھا تو

جب مسلمان عقیدت و محبت کے ساتھ میلاد مصطفےٰ ﷺ کی خوشی مناتے ہیں وہ بھی ان شاء اللہ العزیز رحمت خداوندی سے محروم نہیں رہیں گے۔

☆ باب جنت کھلوانا' یہ مرتبہ بھی صرف سید بنی آدم ﷺ کو حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا:

اتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین)

☆ "میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلونے کا حکم دوں گا' خازن کہے گ کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ میں کہوں گا محمد ﷺ وہ عرض کرے گا کہ مجھے صرف آپ ہی کے لیۓ حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں"

☆ بلا حساب و کتاب امت کو جنت میں داخل کرنا بھی نبی اکرم ﷺ کا مرتبہ عالیہ اور درجہ مختصہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت ماب ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی اربع مائتہ الف بلا حساب

☆ "اللہ تعالیٰ نے مجھے سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل فرمائے گا"

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا زدنا یا رسول اللہ "ہماری امت کی اس جماعت میں جو بلاحساب و کتاب جنت میں داخل ہوگی اور اضافہ فرمایئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی عرض کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے فرمایا و ھکذا فحثا بکف فجمعھما فقال ابوبکر زدنا یا رسول اللہ قال و ھکذا اپنے دونوں ہاتھ مبارک جوڑ کر جیسا کہ وقت عطا میں دونوں ہاتھوں سے

کوئی چیز دی جاتی ہے۔ فرمایا چار لاکھ پر اتنے اور زیادہ۔

(صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت پناہ ﷺ میں عرض کی کہ اور اضافہ فرمایئے میں اس سے معلوم ہوا کہ یار غار خلیفہ اول نائب الرسول ﷺ کا نظریہ یہ ہے کہ اگرچہ وعدہ چار لاکھ کے متعلق ہے لیکن اگر محبوب خدا ﷺ تعداد میں اضافہ کرانا چاہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اضافہ فرمادے گا اور حبیب خدا ﷺ نے اضافہ فرماکر اس نظریہ کی توثیق و تقویت فرمادی۔ منہ غفرلہ

☆ انہوں نے عرض کیا اور اضافہ فرمایئے۔ آپ نے پھر اسی طرح فرمایا اتنے اور۔ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

دعنا یا ابابکر فقال ابوبکر وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنۃ فقال عمران اللہ عزوجل ان شاء ان یدخل خلقہ الجنۃ بکف واحد فعل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق عمر رواہ فی شرح السنۃ (مشکوۃ باب الشفاعۃ)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہمیں اسی حال پر رہنے دیجئے تاکہ عمل کریں اور خوف حساب عذاب کی وجہ سے جدوجہد کریں اور اعتماد کرم و بخشش کی وجہ سے کہیں عمل سے محروم نہ رہ جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم تمام کو اللہ تعالیٰ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کردے تو آپ پر یہ کیونکر گراں بار ہو سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی کف دست سے داخل جنت کرنا چاہے تو کردے' بار بار کف دست میں اضافہ کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سچ اور صحیح کہا ہے۔

☆ (شفیع روز جزا محبوب خدا ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی درخواست کو شرف قبولیت بھی بخش دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول جو بظاہر یار غار پر تنقید و اعتراض ہے اس کی تصدیق بھی فرمادی کیونکہ دونوں کے اقوال مقصد اور حسن نیت کے لحاظ سے صحیح اور درست ہیں۔ حضرت صدیق نے زبان مصطفٰے سے صدائے کرم سنی تو اعمال پر اعتماد کی بجائے کرم کریم کی وسعت و بے پایانی پر اعتماد کرتے ہوئے سب کے بلا حساب جنت میں داخل کرنے کی تمنا کردیا اور فقرو مسکنت' عجزونیازمندی والا طریقہ اختیار فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا انداز واسلوب رضاو

تسلیم والا تھا نیز یہ کہ اس اعتماد کی بناء پر کہیں اعمال میں کوتاہی کر کے درجات میں کمی و نقصان والا خسارہ نہ اٹھانا پڑے' اگرچہ اللہ تعالیٰ ایک ہی کف دست سب کو بلا حساب جنت میں داخل فرما سکتا ہے۔ اس لیئے ان کی تصدیق فرما دی۔

☆ جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی یا گناہ غالب ہوں گے ان کی شفاعت کے لیئے یہ رؤف و رحیم نبی ﷺ میزان پر قیام فرما ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں شفاعت کروں گا' عرض کی میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا کہ پہلے پہل تو مجھے پل صراط پر تلاش کرنا جو کہ جہنم کی پشت پر رکھی ہوگی اور امتی اوپر سے گزر رہے ہوں گے' ان کی شفاعت و نصرت کے لیئے وہاں قیام فرما ہوں گا اور رب سلم رب سلم زبان اقدس پر ہوگا' اے اللہ میری امت کو سلامتی کے ساتھ گزار' عرض کیا اگر آپ کو وہاں نہ پاؤں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے میزان اور اس ترازو کے پاس تلاش کرنا جس سے اعمال امت کا وزن کیا جا رہا ہوگا' انہوں نے عرض کیا اگر میں آپ کو وہاں بھی نہ پا سکوں تو پھر کہاں تلاش کروں! فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین مقاموں سے باہر نہیں ہوں گا' جو کثرت گناہ سے دوزخ کے مستحق بن چکے ہوں گے ان کے متعلق فرمایا:

عن انس النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی (ترمذی ابوداؤد)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی الرحمتہ ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیئے میری شفاعت محقق و ثابت ہوگی"

☆ اور جب اہل کبائر کے لیئے ثابت ہوگی تو اہل صغائر کے لیئے اور ان کی ترقی درجات اور رفعت مراتب کے لیئے بطریق اولیٰ ثابت ہوگی' بلکہ یہ منصب تو رحمت عالم ﷺ کے صدقہ میں امت کے اکابر اولیاء و علماء اور شہداء صالحین کو بھی حاصل ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنی تمیم کی گنتی و شمار سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے بعض ایسے لوگ ہوں گے جو قبیلوں کی شفاعت کریں گے۔ بعض صرف ایک قبیلہ کی، بعض تھوڑی سی جماعت کی اور بعض صرف ایک آدمی کی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے۔ 1 انبیاء کرام 2 علماء کرام 3 شہداء عظام۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ترجمان حقیقت ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کے مستحق صف باندھ کر کھڑے ہوں گے ایک جنتی آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک کہے گا تو مجھے نہیں پہنچانتا میں وہ شخص ہوں جس نے تجھے پانی پلایا تھا، بعض کہیں گے ہم نے وضو کا پانی دیا تھا وہ ان کی شفاعت فرمائے گا اور وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (مشکوۃ)

☆ جہنم میں داخل ہونے والوں اور نار دوزخ میں جلنے والوں کے لئے شفیع الامم ﷺ شفاعت فرمائیں گے انہیں عذاب سے بچا کر راحت جنت سے ہمکنار فرمائیں گے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت جسے امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔ اس میں اہل محشر کا تلاش شفیع میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہونا، ان کا جواب دے دینا، پھر ان کا بارگاہ رحمت عالم ﷺ کے پاس حاضر ہونا، آنحضور ﷺ شافع یوم النشور کا انا لھا فرمانا، بارگاہ رب العالمین میں سجدہ ریز ہونا، حمد و ثنا کے تحت احکم

الحاکمین کی بارگاہ میں پیش کرنا اور رب العالمین کا یہ ارشاد فرمانا: یا محمد ارفع راسک قل تسمع وسل تعط واشفع تشفع اے قابل ستائش محبوب سر اٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا' جو مانگو گے عطا کیا جائے گا' جس کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی' ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فاافعل ثم اعود فاحمده بتلک المحامد ثم له ساجد فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه مثقل ذرۃ وخرد لۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتکل المحامد ثم اخرله ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک قل تسمع سل تعط وشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردل من یامان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعودلرابعه فاحمده بتلک المحامد ثم اخرله ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک قل تسمع وسل تعط واشفع تشفع فاقول یا رب نذن لی فیمن قال لا اله الا الله قال لیس ذالک لک ولکن و عزتی و جلالی وکبریائی و عظمتی لاخرجن منه من قال لا الا الله (متفق علیہ)

میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ میں اپنی امت کے متعلق شفاعت کرتا ہوں۔ انہیں بخشش اور عفو وکرم سے سرفراز فرما۔ ارشاد ہو گا جاؤ اور جن کے دل میں جو بھر ایمان ہے انہیں نار دوزخ سے نکال لو۔ میں جا کر انہیں نکال لوں گا اور پھر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر حمد و ثنا کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤں گا ارشاد ہو گا یا محمد ارفع راسک و قل تسمع وسل تعط واشفع تشفع میں عرض

کروں گا اے اللہ میری امت کو بخش دے ارشاد ہو گا جا کر ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لو جسے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے' میں جا کر انہیں بھی نکال لوں گا' پھر حسب سابق عجزونیاز اور عبودیت و بندگی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اللہ رب العزت حسب سابق عزت افزائی فرماتے ہوئے سر کو اٹھانے کا حکم دے گا اور قبولیت شفاعت کا مژدہ سنائے گا۔ میں امت کی مغفرت چاہوں گا۔ فرمان ہو گا جس کے دل میں یعنی رائی کے دانہ سے کم بلکہ اس سے بھی کم اور اس سے بھی کمترین درجہ ایمان ہے۔ اسے بھی جا کر آتش دوزخ سے نکال لیں۔ میں جا کر انہیں بھی نکال لوں گا اور پھر اسی انداز نیاز سے حاضر ہو کر سجدہ ریز ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسی کرم و نوازش کا مظاہر کرتے ہوئے سر اٹھانے اور عرض کرنے کا حکم دے گا۔ مدعا سننے' منہ مانگی دئے جانے کا مژدہ سنایا جائے گا' شفاعت قبول کرنے کا وعدہ فرمائے گا' میں عرض کروں گا' جس نے بھی خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہے ان تمام کے لیئے نار دوزخ سے نکال لینے کا اذن دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کا نکالنا تمہارے ذمہ نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال اور عظمت و کبریائی کی قسم میں ضرور بالضرور خود ان تمام لوگوں کو عذاب جہنم سے نجات دوں گا جنہوں نے خلوص دلی سے لا الہ الا اللہ کہا۔

☆ مشکوۃ میں اس سے پہلی روایت جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت کردہ ہے' اور متفق علیہ بھی ہے' میں ہے:

فاخرجهم عن النار وادخلهم لاجنۃ متی مابیقی فی النار لاس قد حبسه القران ای وجب حليه مخلور

میں ان تمام لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں جو ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے اور ان کے دل میں ایمان کا نام و نشان بھی نہیں ہو گا۔

☆ ان روایات سے واضح ہو گیا کہ جس کے دل میں کفرو نفاق نہیں وہ شفاعت محبوب ﷺ سے محروم نہیں رہے گا خواہ اسے خود نبی اکرم ﷺ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے یا ان کی شفاعت سے خود اللہ تعالیٰ انہیں نکالے بلکہ ان کے عرض کرنے پر اگر اللہ تعالیٰ خود نکال دے تو عظمت محبوب اور زیادہ ہوگی اور ان کی شان محبوبیت اور زیادہ اجاگر ہوگی۔ محبوب کریم ﷺ کو اذن فرمانا کہ تم نکال لو اور ان کے عرض کرنے پر خود ان مجرموں اور نار دوزخ سے نجات دینے میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر صاحب بصیرت پر ظاہر ہے لہٰذا ثابت ہو گیا کہ شفیع روز جزاء علی الاطلاق حبیب خدا ﷺ ہیں اور شفاعت کا ہر قسم انہیں حاصل ہوگا اور ان شفاعت میں اصل شفاعت وہ شفاعت عظمٰی ہے جس سے پہلے کوئی بھی شفیع و نصیر اور ولی و وکیل دم بھرنے کی طاقت نہیں رکھے گا ور اولوالعزم رسل کرام بھی نفسی نفسی پکاریں گے اور لست ھنک (میں اس قابل نہیں) کہہ کر اعتراف عجز و بے بسی کریں گے اور بالآخر طلبگاران شفاعت انہی کے در اقدس کو ملجا و ماویٰ بنا کر ہی وصول مدعا اور حصول مطلوب سے شرف اندوز ہوں گے اور رحمت ایزدی سے سرفراز ہوں گے۔

☆ گویا اصل شفاعت یہ ہے اور باقی سب اس کی فرع کل شفاعت یہ ہے اور باقی سب اس کے اجزاء اور اس کا مالک اور اہل صرف وہ ہو سکتا ہے جو وسیلہ و فضیلہ کے مقام مقام محمود پر فائز' عرش عظیم کے دائیں پہلو میں کرسی وزارت پر جلوہ گر' اور خلعت محبوبیت کو زیب تن کیئے ہوئے ہوگا۔ اس لیئے فرمایا: انا اعطینک الکوثر اور یہ نہ فرمایا کہ ہم نے تجھے مقام شفاعت درجہ وسیلہ عطا فرمایا یا مقام محمود عطا فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا جو تمام تر خیرات اور فضائل و درجات کا اصل اور منبع و معدن ہے اور جس کی طرف ہر کوئی محتاج ہے۔

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ذاکانا یوم

القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبہم وصاحب شفاعتھم غیر فخر (رواہ احمد والترمذی)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو میں تمام نبیوں کا امام ہوں گا اور ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے والا اور ان کے لئے شفاعت طلب کرنے والا ہوں گا اور میں اس اعلان میں فخر کرنے والا نہیں ہوں۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیمۃ ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سوء الاتحت لوائی الحدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن نسل انسانی کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں، صرف میرے ہی ہاتھ میں لوء الحمد ہو گا اور مجھے اس پر فخر نہیں اور نبی خواہ حضرت آدم ہوں یا ان کے ماسوائے سارے میرے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

الاوانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامتہ تحتہ ادم ومن دونہ ولا فخر وانا اول شافع و اول مشفع یوم القیامتہ ولا فخر واانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح الالہ لی فیدخلنیھا و معی فقراء لمومنین ولا فخر و انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخررواہ والترمذی والدارمی

آگاہ رہو میں حبیب خدا ہوں اور یہ قول بطور فخر نہیں اور میں ہی لواء الحمد نامی علم کا حامل و مالک ہوں گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء

علیھم السلام ہوں گے اور یہ اظہار بطور فخر نہیں' میں قیامت کے دن پہلی شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول الشفاعت شفیع ہوں گا اور یہ قول بطور فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت کے دروازوں کی زنجیریں ہلاؤں گا اور اللہ تعالیٰ اسے میرے لیئے کھلوائے گا اور مجھے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء و مساکین مومنین ہوں گے اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولین و آخرین سے زیادہ معظم و مکرم ہوں اور یہ کلام بطور فخر نہیں۔

عن انس رضی الله عنه قال رسول الله علیه وسلم انا اول الناس خروج اذا بعثوا ونا قئد هم اذا وفدو وانا خطیبهم ذا انصتو وان مستشفعهم اذا حسبوا وانا مبشرهم اذا یئسوا الکرامه والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم ولد ادم علی ربی لا حدیث (رواہ الترمذی)

محبوب خدا ﷺ نے فرمایا جب لوگ اٹھائے جائیں گے میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور میں انہیں بارگاہ رب العالمین کی طرف لانے والا ہوں گا۔ جبکہ وہ اس دربار عالی میں آئیں گے میں ہی ان کی طرف سے کلام کرنے والا ہوں گا جبکہ وہ ہیبت اور جلال خداوندی کی وجہ سے چپ ہو جائیں گے میں ہی ان کے لیئے شفیع اور معذرت خواہ ہوں گا جبکہ وہ میدان حشر میں روک دیئے جائیں گے۔ میں ہی ان کو مژدہ رحمت اور بشارت مغفرت دینے والا ہوں گا' جب کہ وہ ناامید ہو جائیں گے کرامت و بزرگی دینا' مراتب و منازل عطا کرنا اور ابواب بہشت کی چابیاں میرے قبضہ اختیار و اقتدار میں ہوں گے۔ لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام نسل آدم سے زیادہ مکرم ہوں گا۔ اعلحضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

نکتہ: ہر حاکم و قائد اور رئیس و سید کا علم اور جھنڈا ہوتا ہے جو اس کی سیادت و قیامت اور امارت و امامت کی دلیل و علامت ہوتا ہے' محبوب خدا ﷺ روز محشر سید الخلق' قائد مرسلین اور امام النبین ہوں گے۔ لہٰذا ان کے لئے بھی علم ہوگا جس کو لواء الحمد سے تعبیر فرمایا گیا اور اس کا نام لواء الحمد رکھا گیا کہ حمد ہی کی بدولت وہ حاصل ہوگا' وہ عالم اشباح و رواح میں حمد و ثناء کرتے رہے' احمد و حامد بنے رہے تو اللہ تعالیٰ نے محمد و محمود بنایا اور قیامت میں بھی بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہو کر اور حمد و ثنا کر کے عبدیت و عبودیت کا مظاہرہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ زبان خلائق پر ان کی حمد و ثنا جاری فرمائے گا۔ انہیں مقام محمود عطا فرمائے گا۔ اور صاحب لواء الحمد بنائے گا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا؎

و شق له من اسمه ليجله
فذو العرش محمود و هذا محمد

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم گرامی محمود سے ان کے نام نامی محمد کو مشتق فرمایا تاکہ ان کی جلالت شان کو ظاہر فرمائے لہٰذا مالک عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں اور جب یہ محمد ہیں تو پھر ان کی ذات و صفات بھی محمد اور قابل ستائش' ان کا مکان و مقام بھی محمود اور قابل ستائش اور ان کا علم و جھنڈا بھی قابل حمد و ستائش

فصلى الله عليه وسلم قدر حسنه و جماله و جاهد و جلاله وجوده و نواله و على اله واصحابه

نکتہ: امام العرفاء حضرت سید عبدالعزیز دباغ قدس سرہ العزیز نے لواء الحمد کی حقیقت اور محبوب کریم ﷺ کے حامل لواء الحمد ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لواء الحمد وهو نور الايمان و جميع الخلائق خلفه من امته و غير

امته مع سائر الانبياء و تكون كل امته تحت لواء نبيها ولواء نبيها يستمد من لواء النبى صلى الله عليه وسلم وهم مع اممهم على احد كتف النبى صلى الله عليه وسلم وامته المطهرة على الكتف الاخر وفيها الاولياء بعدد الانبياء ولهم الوية مثل مالانبياء ولهم من الاتباع مثل ماللانبياء و يستمدون من النبى صلى الله عليه وسلم و يستمد اتباعهم منهم كحال الانبياء عليهم السلام

☆ لواء الحمد وہ نور ایمان ہے جو نبی اکرم ﷺ سے ضوفشاں ہو گا اور ایک علم بلند کی شکل میں نمودار ہو گا۔ آپ آگے آگے قائدانہ شان سے تشریف لے جا رہے ہوں گے اور تمام مخلوق اور تمام امم بمع اپنے انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے پیچھے تابع اور مقتدی کی حیثیت سے چل رہے ہوں گے' ہر امت اپنے نبی کے علم کے نیچے ہو گی اور ان کے نبی کا علم قائد المرسلین ﷺ کے لواء الحمد سے اکتساب نور اور اس سے مستفید و روشن ہو گا۔

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سمیت سرور عالم ﷺ کے پیچھے ایک جانب پر ہوں گے اور آپ کی امت مطہرہ دوسری جانب اور اس امت میں اتنے ہی اولیاء ہوں گے جتنی انبیاء کرام کی تعداد ہو گی ان میں سے ہر ولی کے ہاتھ میں علم نور ہو گا اور اتنے ہی اتباع ہوں گے جتنے کہ ہر نبی کے اتباع ہوں گے' ان کے اعلام نبی اکرم ﷺ کے علم نور سے اکتساب نور کریں گے اور اتباع پر اس نور کی بارش کریں گے جیسا کہ انبیاء کرام لواء الحمد سے نور حاصل کر کے اپنی امتوں کو ظلمت کدہ حشر میں روشنی عطا فرمائیں گے' امام اہل سنت نے کیا خوب فرمایا ؎

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
بنی پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

☆ ظلمت کدہ حشر میں آفتاب نور ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی اور انبیاء و اولیاء بہ صورت ماہتاب و انجم انہی کے نور سے چمک و دمک اور اجالا و ضیاء حاصل کر کے اہل محشر کو فیضان نور دیں گے۔ لقد صدق الله و داعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا

☆ امام الواصلین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز نے لواء الحمد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

لوء الحمد و هو حمد الحمد و اتم المحامد و اسناها و اعلاها مرتبه لما كان للوء يجتمع اليه الناس لانه علامه على درجة الملك و رتبته و وجوده كذلك حمد الحمد يجتمع اليه المحامد فلا يخرج عنه حمد لانه به يقع الحمد من كل حامد ولما كان يجمع الوان المحامد كلها لهذا عم ظله جميع الحامدين قال صلى الله عليه وسلم ادم فمن دونه تحت لوائى

☆ لواء الحمد حمد الحمد کا نام ہے جو کہ تمام محامد سے شرف و مرتبہ کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ ہے اور جبکہ لواء یعنی علم کی طرف لوگ رجوع کرتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کے درجہ و مرتبہ اور وجود کی علامت ہوتا ہے اسی طرح لواء الحمد کی طرف تمام محامد اور تعریفات و توصیفات رجوع کریں گے اور اس علم کو لواء الحمد فرمایا گیا ہے کیونکہ لواء کا معنی لپیٹنا اور سمیٹنا ہے اور لواء الحمد بھی تمام حمدوں کو اپنے احاطے اور گھیرے میں لیئے ہوئے ہے اور جو حمد بھی اپنے رب کی حمد و ثنا کرتا ہے وہ اس میں مندرج ہے اور یہیں سے اس پر فیضان کی ہوئی ہے اور چونکہ وہ سب محامد مدائح پر مشتمل ہے اسی لیئے اس کا سایہ بھی تمام حامدین کو

شامل و محیط ہو گا' اس لیئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء و رسل اس کے نیچے ہوں گے گویا تمام انبیاء و رسل کے مرجع و اصل نبی اکرم ﷺ اور ان کے محامد و مدائح اور اعلام و الویہ کا مرع و اصل حمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کا لواء الحمد اسی لیئے سارے انبیاء و رسل آنحضور ﷺ کے پیچھے ہوں گے اور ان کے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے۔

نکتہ: نبی اکرم ﷺ نے اپنے لواء الحمد کے نیچے پناہ لینے والوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو بالخصوص نام لے کر فرمایا اور دوسرے انبیاء کرام و رسل عظام اور تمام امم کو فمن دونہ کے اجمال و ابہام سے ذکر فرمایا نیز لفظ دون سے جو کہ تنزل مرتبہ اور نقصان درجہ پر دلالت کرتا ہے حالانکہ ماسوی میں حضرت آدم علیہ السلام سے افضل انبیاء و رسل بھی ہیں' شیخ کبر قدس سرہ العزیز نے اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا:

و انما قال فمن دونه لان الحمد لا یکون الا بالاسماء و ادم عالم بجمیع الاسماء کلها فلم یبق الادان یکون من هناک تحته ودونه فی الرتبۃ لانه لابدان یکون مثنیا باسم حامن تلک الاسماء ولما کانت الدوله فی الاخرة المحمد صلی لله علیه وسلم (الی) فمتی ظهر صلی الله علیه وسلم کان احق بولایته ولوائه فیاخذالواء من ادم یوم القیامة بحکم الاصالته فیکون ادم فمن دونه تحت لوائه وقدکانت الملائکۃ تحت ذلک اللوء فی زمان ادم علیه السلام فهم فی الاخرة تحت لوائه فتظهر فی هذا لمرتبت خلافته رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الجمیع

حضرت آدم علیہ السلام کے ماسوا کو لفظ "دون" سے اس لیۓ تعبیر فرمایا کہ حمد اسماء باری تعالیٰ سے ہی ہوگی اور سارے اسماء کا علم آدم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ لہٰذا جو بھی نبی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا جس اسم مبارک سے بھی کرے گا وہ پہلے

حضرت آدم علیہ السلام کو حاصل ہو گا لہٰذا اس اعتبار سے آدم علیہ السلام ہر ماسوی پر فوقیت لے جائیں گے لیکن یہ افضلیت اور فوقیت صرف اس وقت تک تھی جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا تھا جو کہ جوامع الکلم کے مالک ہیں اور جن پر بالآخر اس دولت و سلطنت کی تکمیل و تتمیم ہوئی تھی' اگرچہ وہی اصل ہیں اور انہیں اپنا مقام و مرتبہ اس وقت بتلا دیا گیا تھا اور اس پر فائز کر دیا گیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ ان کی تخلیق جسم بھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ اور نہیں اس وقت سے جوامع الکلم اور علم اسماء عطا فرما دیا گیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام میں روح بھی نہیں پھونکا گیا تھا لیکن ظاہر میں کوئی جسم اور ذات آپ کی موجود نہ تھی تاکہ ان اسماء کا ظہور ہو سکتا لہٰذا آپ بمع ان اسماء کے حضرت آدم علیہ السلام سے ظاہر ہوئے لہٰذا وہ مظہر ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی بدولت ملائکہ میں صاحب لواء اور صاحب علم بن گئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود عنصری میں آ گئے تو پھر وہ ولایت و سلطنت اور علم ولواء آپ کا ہی حق بن گیا لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام سے وہ لواء الحمد لے لیں گے کیونکہ اصل آ جائے تو نائب کی نیابت اور خلیفہ کی خلافت ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام اور تمام نبی و رسول انہیں کے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے اور ملائکہ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے لواء و علم کے نیچے تھے لیکن روز محشر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لواء الحمد کے نیچے ہوں گے پس اس دن آنحضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ سیادت و ریاست اور قیادت و حکومت ظاہر ہو گی۔

☆ اس عارف کامل اور محقق فاضل نے مقام محمود کی حقیقت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے اس کی تخصیص پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

المقام المحمود هوالذی یرجع الیه عواقب المقامات کلها والیه تنظر جمیع الاسماء الا الهیه المختصه بالمقامات و هو لرسول الله صلی الله علیه وسلم و یظهر ذلک لعموم الخلق یوم

القيمة و بهذاصحت له السيادة على جميع الخلائق (الى) فكان محمودا بكل لسان وكل مقام فلا تجتمع المحامد يوم القيامة كلهاالا لمحمد صلى الله عليه وسلم فهوالذى عبرعنه بالمقام المحمود قال هذا المقام هو الوسيلة لان منه يتوسل الى الله فيما يوجه فيه من فتح باب الشفاعة و هو شفاعته فى الجميع (نقل من جواهر البحار)

مقام محمود وہ مقام ہے جس کی طرف تمام مقام باعتبار اپنے عواقب کے راجع ہیں اور جس مقام پر تمام مقامات عالیہ کی انتہا ہوتی ہے اور جس مقام میں سب مرتب رفیع مندرج ہوتے ہیں وہ مقام مقام محمود ہے اور اسی کی طرف تمام اسماء الہیہ جو کہ اہل مقامات کے لیئے مربی ہیں اور مقامات کے ستھ متصف ہیں راجع ہوتے ہیں۔ یہ مقام بھی رسول اکرم ﷺ کے لیئے ہے اور روز محشر تمام مخلوق پر مقام و منصب منکشف ہو گا۔ اسی مقام کی وجہ سے رسالت ماب ﷺ کے لیئے تمام مخلوقات پر سیادت اور فوقیت حاصل ہو گی جیسا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: انا سيد لناس يوم القيامة "میں لوگوں کے لیئے سردار ہوں گا قیامت کے دن۔" اور وجود عنصری میں اور عالم شہادت میں آنحضور ﷺ سے پہلے اس مقام پر حضرت آدم علیہ السلام فائز تھے جبکہ انہیں ملائکہ نے سجدہ کیا کیونکہ مسجود ملائکہ ہونا اس مقام کا مقتضی تھا اور اسی کا نتیجہ اور یہی مقام آخرت میں نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہو گا اور پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام اس مقام میں ظہور فرما اس لیئے ہو گئے کہ ان کا جسم پاک بشریت مصطفٰے ﷺ پر مشتمل تھا اور وہ جسمیت کے اعتبار سے والاعظم ہیں، مقرب عند اللہ ہیں اور نشاۃ ترابیہ یعنی عالم خاکی کی اصل اور بنیاد ہیں لہٰذا وہ سارے مقامات ان میں ظاہر ہو گئے اور جب حضور ﷺ اپنے جسم پاک کے ساتھ ظہور فرما ہو گئے تو پھر یہ مقام اور تمام مراتب انہی کی طرف متوجہ ہو گئے اور دار آخرت میں اسی منصب کا مظاہر ہو گا اور سرور دو

عالم ﷺ عالمیان سید انس و جان ﷺ اس روز اس مقام پر فائز ہوں گے اور شفاعت کے دروازے کھولیں گے اور سب سے پہلی شفاعت ان اکابرین کے حق میں فرمائیں گے کہ جو اہل شفاعت ہوں گے خواہ ملائکہ ہوں یا انبیاء و رسل، و اولیاء کرام ہوں یا مومنین، پس آنحضرت ﷺ ان کے لیۓ اللہ تعالیٰ سے منصب شفاعت پر فائز کیۓ جانے کی تمنا کریں گے اور وہ آپ کی اس شفاعت کے طفیل قابل شفاعت بنیں گے۔ اور اذن شفاعت پائیں گے لہٰذا آنحضور ﷺ ہر زبان پر اور ہر مقام پر حمد و ثنا کیۓ جائیں گے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس میں تمام محامد و مدائح نبی اکرم ﷺ کی طرف راجع ہوں گے اور یہی وہ مقام وسیلہ ہے جس کے بدولت تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی طرف توسل حاصل کرے گی اور انہیں کی بدولت شفاعت نصیب ہوگی۔

داستان حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

☆ ان تصریحات سے واضح ہوگیا کہ مقام محمود اور وسیلہ و فضیلہ ایک ہی مقام ہے اور اسی منصب و درجہ پر فائز ذات کی سیادت و سلطنت کی علامت لواء الحمد ہوگا اور اسی قرب الٰہی اور خلافت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کی بدولت ہی شفاعت کبریٰ اور دیگر تمام شفاعات کا ظہور ہوگا۔

☆ نیز یہ مقام آنحضور ﷺ کو سب انبیاء و رسل اور ملائکہ مقربین بلکہ تمام مخلوق کی پیدائش اور تخلیق سے بھی پہلے حاصل ہو چکا تھا لیکن اس کا ظہور وجود عنصری پر موقوف تھا اور اس ظہور کے وقت حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر مقرب رسل و انبیاء زمین پر وجود عنصری کے ساتھ ظاہر نہیں تھے اس لیۓ اس کے کما حقہ ظہور کا دن صرف قیامت ہی کا دن تھا۔ اس لیۓ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دن آپ کو صاحب مقام محمود بنا کر آپ کے منصب و مرتبہ اور جلالت عظمت شان کو ظاہر فرمائے گا اور اولین و آخرین کی زبان پر ان کی حمد و ثنا کو جاری

فرمائے گا۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم اور حمد و ثناء ملائکہ نے ایک وقت میں کی اور یہاں تمام مخلوق بمع انبیاء و ملائکہ ان کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوں گے اور ان کی تعظیم و تکریم میں مصروف و مشغول بلکہ پھر ہمیشہ کے لیئے انہی کی حمد و ثناء میں مصروف رہیں گے اور جنتیں انہی کی یاد اور ذکر و فکر اور مدح و ثناء کا محل ہوں گی اور زبان پر انہی کی داستان ہوگی اذا ذکرت ذکرت معی ولا اذکر حتی لا تذکر

☆ الغرض یہ مقام سب مقامات کا اصل ہے اور یہ منصب سب مناصب و مرتب پر مشتمل ہے۔ ہر کمال اور فضیلت اسی کی طرف راجع ہے اور سب اولین و آخرین' ملائکہ' مقربین' انبیاء و مرسلین کے مدارج و مراتب اسی مقام میں مندرج ہیں لہٰذا یہ صرف ایک مقام نہیں بلکہ مقامات ہیں لہٰذا اس کا عطا کرنا عطاء کوثر ہے اس لئے فرمایا۔ انا اعطینک الکوثر

تذییل: ہم نے مقام محمود کے تحت جو کچھ عرض کیا ہے اس سے محب اور مخلص مومن کو جہاں خوشی اور سرور قلب حاصل ہو گا اس کے برعکس بدباطن' گستاخ و بے ادب اور دشمنان محبوب خدا ﷺ کے دل جلیں گے اور وہ طرح طرح سے قدر و منزلت کو گھٹانے کی کوشش کریں گے' بجائے اعتراف و تسلیم کے انکار و جحود کو پیشہ بنائیں گے' عموما" آیہ کریمہ ولا تجزی نفس عن نفس شیا ولا یقبل منها شفاعته کو اپنی سند بناتے ہوئے یہ کہہ جاتے ہیں کہ قیامت میں کوئی نفس کسی نفس سے کسی شے کی کفایت نہیں کر سکے گا اور نہ جزاء دے سکے گا' نہ اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لہٰذ شفاعت ہی ثابت نہیں تو پھر سید الرسل ﷺ کے لیئے یہ منصب جلیل کیسے ثابت ہو سکے گا' لہٰذا اختصارا" اس شبہ باطلہ کا ازالہ ضروری ہے۔

☆ قرآن کریم میں نفس شفاعت کی نفی نہیں کی گئی بلکہ بہت سی آیات

کریمہ سے شفاعت ثابت ہے اور علمائے اہل سنت نے اپنی عقائد کی کتابوں میں اس مسئلہ کو پوری بسط کے ساتھ بیان فرمایا اور قرآن کریم سے دلائل بھی پیش فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ "کون ہے جو شفاعت کرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے سوائے اس کی اجازت اور توفیق کے"

معلوم ہوا کہ اذن باری تعالیٰ اور اس کی توفیق کے بغیر شفاعت کوئی نہیں کر سکے گا اور اس کے اذن کے بعد شفاعت متحقق ہو گی اور ارشاد فرمایا: واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات اے حبیب کریم ﷺ آپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان کے مطابق جن امور کو گناہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیئے مجھ سے بخشش طلب کریں۔ ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جائوک فاستغفر واللہ واستغفر لھم لرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما "اور اگر وہ اپنے نفسوں پر ظلم و زیادتی کرنے کے بعد آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائیں پس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور میرا رسول کریم ﷺ بھی ان کے لیئے مجھ سے مغفرت طلب کرے تو وہ لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

☆ اگر بارگاہ الٰہی میں شفاعت کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی شفاعت کوئی فائدہ دے سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو مومنین اور مومنات کے لیئے استغفار کا حکم کیوں دیا اور اپنے نفسوں پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کو مغفرت اور قبول توبہ کے لے دربار مصطفائی میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کرنے اور رسول خدا ﷺ سے دعا کرانے کا حکم کیوں دیا۔ نیز جب شفاعت کا کوئی نفع نہیں تو پھر اذن باری تعالیٰ کے بعد نفع نہیں ہوگی تو الا باذنہ والا استشناء درست نہ رہے گا اور نہ ہی بے منفعت و بے مقصد اذن و اجازت حاصل کرنے کی کسی کو ضرورت ہوگی، لہٰذا اور واضع ہو گیا کہ نفی نفس شفاعت کی نہیں ہے بلکہ اذن

کے بغیر جو شفاعت ہوگی اس کے وجود اور نفع کی نفی ہے۔

☆ نیز اللہ تعالیٰ نے کفار کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: فما تنفعهم شفاعة الشافعين کفار و مشرکین کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی لہٰذا اس اسلوب بیان اور انداز کلام سے (جس میں کفار کی قباحت حال اور یاس و ناامیدی بیان کرنا مقصود ہے) اور مومنین میں مشترک ہے وہ کفار کے لئے موجب قباحت اور باعث یاس و ناامیدی کیسے ہو سکتی ہے؟

☆ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان الله لا يغفر ان يشرک به و يغفر مادون ذلک لمن يشاء "بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ تمام گناہ صغائر و کبائر جسے چاہے گا بخش دے گا" جب بغیر شفاعت کے صغائر و کبائر کی مغفرت ممکن ہے تو شفاعت سے بطریق اولیٰ ممکن ہوگی۔ لہٰذا اس آیت کریمہ کا جو معنی منکرین نے کیا ہے وہ ہرگز مراد نہیں ہو سکتا ورنہ آیات ایک دوسرے کے خلاف اور معارض و معاکس ہو جائیں گی لہٰذا وہ آیت کفار کے متعلق ہے اور باذن اللہ محبوب خدا ﷺ مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی شفاعت اور ان کے طفیل تمام انبیاء کرام اور شہداء و صلحا اور علماء کی شفاعت قبول فرمائیں گے اور اپنے محبوب پاک ﷺ کو مقام محمود اور منصب وسیلہ و فضیلہ اور مرتبہ شفاعت کبریٰ سے سرفراز فرمائیں گے۔ (والحمد لله على ذلک)

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

☆ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کا جو کہ اکابرین دیوبند کے پیرو مرشد ہیں اور مسلم بزرگ ہیں، اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں؎

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ ﷺ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکس ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ ﷺ

وسیلہ قرب الٰہی: نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں مزید سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

قبل اس کے کہ میں کسی آیت یا حدیث پاک کا مفہوم سمجھاؤں' یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اولیا اللہ کی محبت سے اللہ تعالیٰ کی محبت کوئی جداگانہ چیز نہیں ہے اور اولیااللہ کے کمالات اور ان کے ارشادات اور ان کی مقدس تعلیمات کتاب وسنت سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہو گا کہ کتاب وسنت کی تعلیمات کا جو خلاصہ ہے۔ وہ حضرات اولیاء اللہ کی تعلیمات میں پایا جاتا ہے اور کتاب و سنت نے جن امور کو انسانیت کا کمال قرار دیا ہے وہی امور بطور کمالات حضرات اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات قدسیہ میں پائے جاتے ہے' اولیاء کی محبت عین اللہ کی محبت ہے اور یہ صحیح ہے اولیا کی تعظیم عین اللہ کی تعظیم ہے۔ اولیاء کی تعلیمات عین اللہ کی تعلیمات ہیں اور

☆ مجھے کہنے دیجئے اولیاء کے کمالات جلوہ ہیں کمالات الوہیت کا اور تجلی ہیں جمال الوہیت کی---- خدا کے کمال الوہیت اور جمال الوہیت سے الگ مستقل حیثیت میں ہم کوئی چیز اولیاء کے لیئے ثابت نہیں کرتے اور ہم تو اولیاء کرام کو کسی اور نسبت کی بناء پر تسلیم نہیں کرتے----- بلکہ اولیاء اللہ کو ہمارا ماننا ان کو تسلیم کرنا ان سے محبت و عقیدت رکھنا صرف اور صرف اس لیئے ہے کہ وہ اولیاء اللہ ہیں---- اور یہ قاعدہ ہے کہ محبوب کا محبوب---- محبوب ہوتا ہے۔

☆ اللہ ہمارا محبوب ہے اور اولیاء اللہ کے محبوب ہیں' جب یہ اللہ کے محبوب ہیں تو ہمارے بھی محبوب ہیں----- دوست کے دشمن کو ہم اپنا دوست نہیں بنا سکتے اور دوست کے محبوب کو ہم اپنا دشمنی قرار نہیں دے سکتے---- جس

شخص کو ہمارے دوست سے عناد ہے وہ کبھی ہمارا محبوب نہیں بن سکتا اور جس شخص کو ہمارے دوست سے محبت اور خلوص ہے وہ کبھی ہمارا دشمن نہیں بن سکتا۔

☆ ہم اولیاء اللہ کو محض اس لیئے مانتے ہیں کہ وہ اللہ والے ہیں اور ان کا ماننا دراصل اللہ کا ماننا ہے---- ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نسبت نہ ہوتی تو ہمارا ان سے کیا تعلق تھا؟ ہمارا تعلق تو محض اس لیئے ہے کہ وہ اللہ والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان بزرگوں کی یاد مناتے ہیں------

☆ حضور غوث پاک نہ صرف اللہ کے ولی ہیں بلکہ اولیاء کے سردار ہیں۔ اگر ہم ان کی یاد میں کوئی جلسہ منعقد کرتے ہیں' عرس مناتے ہیں' فاتحہ خوانی و نیاز کا اہتمام کرتے ہیں' تبرک تقسیم کرتے ہیں----- فقط اس لیئے کہ یہ اللہ والے ہیں' اللہ سے ان کی نسبت ہے لہٰذا اولیاء سے نسبت رکھنا اللہ سے نسبت رکھنے کی دلیل ہے معلوم ہوا کہ اللہ والے اولیاء کا دن منا سکتے ہیں اور جو اللہ والا نہ ہو اس کا اولیاء سے کیا تعلق----؟ اولیاء سے تعلق اللہ والا ہونے کی دلیل ہے--- اور اللہ سے تعلق کی دلیل ہے---- اولیاء سے محبت اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔ اولیاء کی تعظیم خدا کی عظمت کے اعتقاد کی دلیل ہے۔ اولیاء سے قرب خدا کے قرب کے حصول کی دلیل ہے۔ جن لوگوں نے اولیاء سے علیحدگی اختیار کی۔ انہوں نے خدا سے علیحدگی اختیار کرلی---- اور خدا کا قرب اولیاء کا قرب ہے۔

☆ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

نحن اقرب اليه من حبل الوريد (پ۲۶' ع۱۶)

ترجمہ:۔ ہم تو تمہاری (انکی) شہ رگ سے بھی زیادہ تم (ان) سے قریب ہیں۔ اب ولی کی بیچ میں کیا ضرورت ہوگئی؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ ہم شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ بات ختم ہوگئی؟

☆ اب ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اللہ کا قرب حاصل کریں۔ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ' حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذریعہ' حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ خدا کی رضا حاصل کریں۔ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ' حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ' پیر سیال لجپال کے ذریعہ------جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا نحن اقرب الیه من حبل الورید ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنے کے لیئے کسی ولی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا خدا خود ہم سے قریب ہے وہ ہماری بات کو سنتا ہے۔ ہمیں دیکھتا ہے ہمارے دل کی بات کو جانتا ہے۔ وہ ہمارا سمیع و بصیر ہے اور ہمارے حالات علیم و خبیر ہے اور ہم سے قریب ہے تو ان اولیاء کرام کی درمیان میں کیا ضرورت پڑ گئی۔ یہ ہمیں خدا کے قریب کیسے کریں گے؟

☆ بلکہ یہیں تک بات سامنے آگئی کہ یہ مشرکوں کا عقیدہ تھا۔ وہ یہ کہا کرتے تھے: ما نعبد هم الا لیقربونا الی الله ذلفی (ترجمہ) "ہم جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو محض اس لیئے کہ یہ ہمیں خدا سے قریب کریں گے" تو معلوم ہوا کہ کسی کو خدا سے قریب کرنے کا عقیدہ رکھنا یہ تو مشرکوں کا عقیدہ ہے--- مسلمانوں کا عقیدہ کہاں ہے؟ ہمارا خدا تو ہم سے قریب ہے۔ لہٰذا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ کسی کو خدا کے قرب کا وسیلہ اور ذریعہ بنائیں؟ تمام مخلوق کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں کر سکتی یہ بنیادی طور پر غلط یہ بات صحیح ہوتی تو قران مجید میں اللہ تعالیٰ کیوں فرماتا:

یا ایهاالنبی انا ارسلنک شاهداو مبشرا و نذیراO داعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا (سورۃ احزاب آیت ۴۵-۴۶)

(ترجمہ) پیارے حبیب صلی الله علیه وسلم وعلی اله و اصحابه و بارک وسلم ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا! ہم نے آپ کو مبشر بنا کر بھیجا ہم نے

آپ کو اپنے حکم سے اپنے بندوں کو اپنی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا۔

☆ اللہ اکبر------ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ محبوب کریم ﷺ جب اللہ کے بندوں کو اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلائیں گے تو اللہ کے بندوں کو اللہ سے قریب کریں گے کہ نہیں؟

☆ تو یہاں و نحن اقرب الیه من حبل الورید آپ کو یہ نہیں آیا۔ خدا خود سمیع و بصیر ہے وہ خود ہے اپنے بندوں کو اپنی طرف متوجہ کرلے۔ و داعیاالی لله باذنه کی کیا ضرورت ہے؟

☆ اگر نبی کا آنا کسی حکمت پر مبنی ہو سکتا ہے تو اولیاء کا وجود بھی حکمت پر مبنی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا انبیاء کرام کا تشریف لانا بھی خدا کے قرب کے منافی نہیں-----

☆ اور اولیاء اللہ کا ہمارے لیئے وسیلہ قرب خداوندی ہونا بھی اس آیت کے منافی نہیں۔ اب میں آپ کو مشرکین کے اس قول مانعبدهم لا لیقربونا الی الله زلفی کی حقیقت بتاتا ہوں۔

☆ کم زکم مانعبدهم الا کا ترجمہ تو سمجھو (ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیئے کرتے ہیں)

☆ بھائی کسی کے لیئے عبادت کریں عبادت تو کرتے ہیں اور عبادت بھی بتوں کی کرتے ہیں۔ کس لیئے کرتے ہیں یہ علیحدہ چیز ہے کہ ان کی غرض کیا ہے مقصد کیا ہے مگر وہ بتوں کی عبادت کے قائل ہیں۔

☆ الحمد لله ہمارا ایمان ہے۔ ہمارا معبود سوائے اللہ کے کوئی نہیں ہے۔ ہم نہ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت کرتے ہیں' نہ ہم حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت کرتے ہیں' نہ ہم حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ہم کسی ولی کی عبادت نہیں کرتے ہم کسی نبی کی عبادت نہیں کرتے اگر خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت کرتے

تو محبوب کریم ﷺ کی عبادت کرتے۔ مگر ہم ان کی بھی عبادت نہیں کرتے ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی مشرکین کہتے ہیں ہم ان کی عبادت کرتے ہیں۔ غیر اللہ کی عبادت کرنا یہی تو شرک ہے اور ہم کسی کی بھی عبادت نہیں کرتے اور کسی لیئے بھی نہیں کرتے----- یہں دو باتیں ہیں ایک تو مشرکین غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ دوسرے اس لیئے کہ وہ نہیں خدا سے قریب کر دینے کی صلاحیت تھی؟

☆ نہ تو ان میں خدا سے قریب کر دینے کی صلاحیت تھی اور نہ وہ معبود ہو سکتے تھے کیونکہ معبود تو صرف ایک ہی ہے۔

☆ اول تو یہ کہ ہم اولیاء کی عبادت نہیں کرتے---- پھر یہ کہ اگر ہم انہیں قرب الٰہی کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے ہیں تو واقعی یہ قرب کا وسیلہ اور ذریعہ بننے کے اہل ہیں اور بتوں میں یہ اہلیت کہاں تھی وہ وسیلہ قرب الٰہی ہونے کے لیئے صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کے ماننے والے ان کی عبادت کرتے تھے۔

☆ اور ہم اولیاء اللہ کو ماننے والے ان کی عبادت بھی نہیں کرتے اور اولیاء اللہ خدا کی بارگاہ میں قرب کا وسیلہ ہونے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

☆ اب رہی یہ بات کہ ایک مخلوق کیسے وسیلہ ہو جائے گی اور وسیلے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

☆ وسیلے کے معنی ہیں مایتوسل بہ الی شئی وہ چیز وسیلہ ہوتی ہے جس کے ذریعہ ہم کسی تک پہنچیں--- اللہ کریم تک پہنچنے کے لیئے ہمیں کسی وسیلہ کی ضرورت اس لیئے نہیں ہے کہ وہ عالم لغیب ہے' عالم الشہادۃ ہے' سمیع ہے' بصیر ہے' خبیر ہے' قدیر ہے' اور قریب ہے۔

☆ اب اس کی بارگاہ میں وسیلے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا حاجت ہے؟ اللہ کی ذات تو اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے اور اپنے درمیان ہم کسی چیز کو وسیلہ

بنائیں۔

☆ مخلوق تو وسیلہ بن نہیں سکتی کیونکہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس کی شان ہے۔

☆ یہاں ایک بات عرض کرتا ہوں پہلے تو قرآن کی صاف آیت ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ (سورۃ لمائدہ آیت ۳۵' پ٦ میرے بندو اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو---

☆ یہ میری بات نہیں' قرآن ہے۔ حدیث بھی نہیں ہے جس کو لوگ ضعیف کہ دیں یا غلط کہہ دیں یہ تو قرآن کی آیت ہے۔ اللہ فرماتا: وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس کی طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈو۔ تو اب آپ بتائیں اللہ نے ہمیں وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا یا نہیں دیا۔ تو جس چیز کا حکم خود خدا دے تو اس کو شرک کہنے والا پھر کون ہو گا؟

☆ رہا یہ امر کہ وسیلے سے مراد یہاں اولیاء اللہ تھوڑے ہیں---؟ نماز ہے' حج ہے' روزہ ہے' زکوۃ ہے اعمال صالحہ ہیں۔ تم نے اولیاء کو وسیلہ بنالیا۔ یہ کیا بات ہوئی---؟ اگر یہ بات کہی جائے تو یہ اس سے بھی زیادہ غلط بات ہے---- کیوں؟ اس لیئے کہ بات تو یہ تھی کہ مخلوق ہمارے اور خالق کے درمیان وسیلہ بننے کی صلاحیت رکھتی ہے یا نہیں جب وہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہونے کی شان رکھتا ہے پھر مخلوق ہمارے اور اس کے درمیان وسیلہ ہے-----؟ یہ بات بنتی نہیں۔ یہاں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ جب کوئی بھی مخلوق وسیلہ نہیں تو یہ بتاؤ کہ اعمال مخلوق ہیں یا خالق----

☆ واللہ خلقکم وما تعلمون (سورۃ الصفت' آیت ٩٦' پ ٢٣) اللہ نے تم کو پیدا کیا اور جو کرتے ہو تمہارے اعمال کو بھی پیدا کیا۔ ایمان سے کہنا اعمال خدا کی مخلوق ہیں یا نہیں-----؟ میں بڑی حیرت میں مبتلا ہوں کہ عمل جو مخلوق ہیں وہ وسیلہ ہو سکتے ہیں اور وہ شخص جو عمل صالح کا فاعل ہو وسیلہ نہیں ہو

سکتا۔

☆ صالحہ اعمال صلحہ کو قرآن کی روشنی میں ہم بے شک وسیلہ مانتے ہیں مگر یاد

اور سچ بولنے والا کوئی نہ ہو تو سچ آپ کو کہاں ملے گا؟ اور قرات قرآن کرنے والا کوئی نہ ہو تو تلاوت کہاں ملے گی آپ کو۔۔۔؟ کوئی بھی نیک عمل نہیں مل سکت اجب تک س نیک عمل کو کوئی کرنے والا نہ ہو تو عزیز دوستو! صالحہ کا وجود بغیر کرنیوالے کے متحقق نہیں ہوتا۔

☆ ہم اولیاء کرام کی ذوات قدسیہ کو جو وسیلہ مانتے ہیں تو وہ اعمال صالحہ سے الگ متصور کر کے وسیلہ نہیں مانتے۔ بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ اعمال صالحہ کے کاعامل ہیں، نمازی ہیں، حاجی ہیں، روزہ دار ہیں، زکوۃ دینے والے ہیں، اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں، عبادت گذار ہیں۔۔۔۔ ہم ان کے اعمال کی وجہ سے ہی تو انہیں وسیلہ مانتے ہیں۔

☆ اور ان کو وسیلہ ماننا دراصل اعمال ہی کا وسیلہ ماننا ہے۔ خدا کی قسم یہ وسیلہ کا حکم میں نے نہیں دیا بلکہ خود خدا نے دیا ہے۔۔۔ اعمال صالحہ کو میں اصل اور بنیاد مانتا ہوں مگر یاد رکھیئے اولیاء اللہ کو وسیلہ قرار دینا انہیں اعمال کی بناء پر ہے۔ اگر اعمال کا تصور ہٹالیا جائے تو پھر اولیاء کا وسیلہ وسیلہ نہیں۔۔۔۔ ابھی میں نے آپ کو بتایا کہ ہم ولی کو ولی مانتے ہی اس لیئے ہیں کہ وہ اللہ والا ہے۔

☆ وہ اللہ والا کب ہے؟ جب وہ روحانیت سے سرشار ہے، جب وہ عبادت گذار ہے، اللہ والا کب ہے؟ جب وہ اللہ کی محبت والا ہے۔ جب ہی تو اللہ والا ہے۔

☆ اللہ کی محبت، نیک عمل ہے یہ روحانیت ہے یہ تقویٰ، یہ ریاضت، یہ طہارت، یہ مجاہدہ، یہ شب بیداری، یہ عبادت گذاری۔۔۔ یہ کیا ہے؟ یہ نیک عمل ہے اور یہ نیک عمل کرنے والے اولیاء اللہ ہیں پھر ان کا وسیلہ ہونا یہ اعمال صالحہ

کی جہت سے ہے تو ذرا عقل سے کام لو اور سوچو----- اس لیئے تو میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بات تو ثابت ہے کہ کوئی نیک عمل اس وقت تک وسیلہ نہیں جب تک کہ اس کا تعلق کسی نیک کی ذات سے نہ ہو۔ پوچھتا ہوں آپ سے منافق نماز پڑھتے تھے یا نہیں پڑھتے تھے؟ کلمہ پڑھتے تھے یا نہیں پڑھتے تھے؟ تو میرے دوستو! کیا ان کی نماز ان کے لیئے وسیلہ تھی ان کا کلمہ ان کے لیئے وسیلہ تھا؟ نہیں----- اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ منافق وہ نماز پڑھتے تھے جس نماز کی کوئی نسبت پیارے محبوب کریم ﷺ سے نہ تھی تو پتہ چلا۔ کلمہ اس وقت تک کلمہ نہیں جب تک کہ اس کی نسبت کلمہ لانے والے کی ذات سے نہ ہو وار نماز اس وقت تک نماز ہے ہی نہیں جب تک کہ نماز لانے والے کی ذات سے اس کا تعلق نہ ہو' ورنہ نقالی ہو گی اور نقلی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

☆ یہی فرق ہے اتباع میں اور نقالی میں--- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فاتبعونی** میرے محبوب کی اتباع کرو----- اتباع کے معنی یہ ہیں کہ میرے محبوب کی محبت میں اس قدر مستغرق ہو کہ ان کی محبت کے تقاضے کی بناء پر تم ان کی اداؤں کے سانچے میں ڈھل جاؤ----- نہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو عمل راحت جاں ﷺ نے کیا تم بھی کر لو تمہاری نجات ہو جائے گی۔ نماز محبوب کریم ﷺ نے پڑھی قیام فرمایا رکوع فرمایا سجدہ فرمایا اور یہ سارے عمل منافق بھی کرتے تھے مگر ان کی نجات نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں ہوئی۔ اس لیئے کہ منافقین کا کوئی عمل بھی حضور ﷺ کی محبت کی بنیاد پر نہ تھا لہذا وہ اعمال صالحہ کی بنیاد بھی قرار نہ پائے۔

☆ اس لیئے منافقین کی نمازوں کو ہم اتباع محبوب ﷺ نہیں کہہ سکتے--- اتباع رسول ﷺ کس کی نماز تھی۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی' سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی' سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی۔ ہاں بیت اطہار کی صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی ازواج مطہرات کی تابعین کی تبع تابعین کی۔ سلف صالحین کی مشائخ کرام کی اولیاء اللہ کی۔

☆ ان حضرات کی جو عبادت ہے وہی طاعت ہے وہی نماز ہے۔ ان کی سب نیکیاں محبوب کریم ﷺ کی اتباع ہے اور جو محبوب کریم ﷺ کی نسبت اور محبت سے خالی ہو وہ اگر قیام بھی کرے، رکوع بھی کرے، سجدہ بھی کرے، کچھ بھی کرے، کوئی فائدہ نہیں۔ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا: سیاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه یقرون القران ولا یتجاوزن القرآن عن حنا جرهم--- وفی روایته مساجد هم عامرة وهی خراب من الهدی یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فایاکم وایا هم لا یملونکم ولا یفتنونکم وفی روایة تحقرون صلوتکم بصلاتهم----

☆ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا قرآن کی رسم رہ جائے گی وہ قرآن پڑھیں گے مگران کے حلق سے نہیں اترے گا۔ کیسے اترے؟ محبوب کریم ﷺ کی محبت کے بغیر تو قرآن حلق سے نہیں اترتا۔ فرمایا لوگ نمازیں پڑھیں گے ایسی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر سمجھو گے تم کہو گے ہماری تو کچھ نمازیں نہیں نمازیں تو ان کی ہیں۔ بڑی لمبی نمازیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ان کی نمازیں تمہیں اپنی نمازوں کے مقابلے میں حقیر نظر آئیں گی۔ فرمایا ان کی مسجدیں آباد اور نمازیوں سے بھرپور ہوں گی مگر حال یہ ہو گا۔ یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں داخل ہو کر پھر نکل جاتا ہے اور شکار کے گوشت پوست کا اور خون کا تیر پر کوئی اثر نہیں ہوتا---- بالکل اسی طرح یہ لوگ دین میں داخل ہو کر نکل جائیں گے۔ دین کی برکت، نورانیت اور روحانیت ان کے اندر نہیں پائی جائے گی۔ راحت جاں ﷺ نے

فرمایا ان کی مسجدیں آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے ویران ہوں گی' نمازی ہوں گے' نمازیں بھی پڑھیں گے مگر ہدایت کا نام و نشان نہ ہو گا' کیوں----؟ اس لیئے کہ وہ محبوب کریم ﷺ کے متبع نہ ہوں گے صرف نقل کرنے والے ہوں گے۔ نقالی اور چیز ہے اتباع اور چیز ہے۔ نقالی سے نجات نہیں ہوتی' اتباع سے نجات ہوتی ہے اور اتباع وہ چیز ہے جس میں متبوع کے ساتھ رابطہ ہو۔ نسبت ہو تعلق ہو لگاؤ ہو' محبت ہو---- جب کوئی عمل صالح صالح کی ذات سے نسبت کے بغیر عمل صالح قرار نہیں پاتا تو صالحین کو نظرانداز کر کے اور صرف اعمال کی ظاہری شکل و ہیبت کو وسیلہ قرار دے دینا میری سمجھ میں تو نہیں آتا

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وابتغوا الیه الوسیلة اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو اب آپ کا یہ تصور کہ بھئی جب اللہ قریب ہے تو پھر خدا کے قریب ہونے کے لیئے وسیلے کی کیا ضرورت ہے' کوئی نہیں؟ تو میں عرض کرتا ہوں خدا سب کے قریب ہے کہ نہیں؟ یہ ہمارا ایمان ہے خدا علماً" قدرةً سب کے قریب ہے اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو خدا محیط ہے اور کائنات محاط ہے ازردئے علم ازردئے قدرت ازردئے احاطہ خدا سب کے قریب ہے اور خدا کسی سے دور نہیں کہ خدا تو ہر ایک کے قریب ہے مگر خدا کے قریب کوئی کوئی ہے' شاید آپ دل میں یہ بات سوچیں کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب خدا سب کے قریب ہے تو پھر سب خدا کے قریب کیوں نہیں بلکہ کوئی کوئی ہے ایک بات پوچھتا ہوں۔ یہ بتایئے خدا کافروں کے ساتھ ان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے کہ نہیں خدا ابوجہل کے قریب تھا کہ نہیں اور قریب ہے۔ اسی طرح ابولہب ہوا' عتبہ ہوا' شیبہ ہوا---- کعب بن اشرف ہوا' رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابیعی ہوا---- یہ جتنے کفار مشرکین اور منافقین ہیں۔ کیا اللہ ان کی شہ رگ سے زیادہ قریب نہیں----؟ پھر یہ بتایئے کہ یہ خدا کے مقرب ہیں۔ ابوجہل کو عتبہ اور شیبہ کو عبداللہ بن ابیعی کو خدا کا مقرب مانو گے؟ نہیں بالکل نہیں---- بے

شک خدا تو ان سے قریب تھا مگر وہ خدا کے قریب نہیں تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خدا سب کے قریب ہے مگر خدا کے قریب ہر ایک نہیں ہو سکتا۔۔۔ ابھی بات سمجھ میں نہیں آئی؟

☆ لو! میرے پیارے دوستوں میں پھر سمجھائے دیتا ہوں۔۔۔۔ خدا کے قرب کا قیاس اپنے قرب پر کرنا یہ تو بالکل قیاس مع الفارق ہے وہ تو زمان و مکان اور مسافت سے پاک ہے: تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا خدا کے قرب کے معنی ہی کچھ اور ہیں یہ نہیں کہ تم میرے ساتھ مکانی طور پر قریب ہو گئے یا قریب آ بیٹھے تو میرے بدن کے قریب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس قرب سے پاک ہے کیونکہ وہ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے۔ جہت علوا اور جہت اسفل تمام جہات سے پاک ہے تو پھر خدا کے قرب کا کیا مفہوم ہو گا؟ خدا کے قرب کے معنی یہ ہیں کہ جس کو خدا کی جتنی معرفت حاصل ہو گی وہ اتنا خدا کے قریب ہو گا۔ خدا تو سب کے قریب ہے مگر خدا کے قریب صرف وہی ہے جس کو خدا کی معرفت ہے۔۔۔۔ آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے خدا کے معبود اور محمد ﷺ کے رسول ہونے کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کیا ہے۔ یہ آپ کی معرفت ہے اور جو لا الہ الا اللہ پر یقین نہیں رکھتا اسے خدا کی معرفت نہیں ہے کیوں کہ اگر معرفت ہوتی تو وہ لا الہ الا اللہ پر یقین رکھتا۔ لا الہ الا اللہ پر یقین رکھنے والے خدا کی معرفت رکھتے ہیں۔

☆ لہٰذا وہ خدا سے قریب ہیں۔۔۔۔۔۔ اب خدا کے قرب کے درجات لامتناہی ہیں، نہ اس کے درجات معرفت ختم ہوتے ہیں نہ اس کے قرب کے درجات ختم ہوتے ہیں۔

☆ جتنے درجات معرفت حاصل ہوتے جائیں گے۔ اتنا ہی قرب میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ درجات معرفت بڑھیں بعد ختم ہو تو

واللہ باللہ ثم تاللہ۔

☆ اللہ والوں کے بغیر تم وہ درجات معرفت طے نہیں کر سکتے۔ اسی لیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وداعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا ہم نے جب لا اله الا الله کہا تو خدا کی توحید اور معبودیت کی تصدیق اور زبان سے اقرار کیا۔ یہ خدا کی معرفت ہے چونکہ درجات معرفت لامتناہی ہیں للہذا ان لامتناہی درجات کو معرفت حاصل کرنے کے لیئے ہمیں وسیلہ کی ضرورت ہے۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ انبیاء و رسل کو بھیجتا ہے کہ وہ لا اله الا الله یعنی توحید و رسالت کی تعلیم دیں اور خدا کی معرفت عطا کریں۔ لا اله الا الله کہنے کے لیئے نبی کی ذات وسیلہ ہے۔ اس کے بعد معرفت کے درجات اور قرب کے مراتب حاصل کرنے کے لیئے بھی وسیلہ کی ضرورت ہے۔

☆ اب میں اس حقیقت کو ذرا اور واضح کرتا ہوں کہ اللہ تو ہم سب کے قریب ہے مگر ہم سب اللہ کے قریب نہیں---- اللہ سے قریب کوئی کوئی ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ کی معرفت حاصل ہو گئی ہے۔ یہاں یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ جب خدا ہر ایک کے قریب ہے تو ہر ایک بھی خدا کے قریب ہے۔

☆ مسئلے کی مذید وضاحت کے لیئے مثنوی مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ سے ایک تمثیل مختصرا" بیان کرتا ہوں۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جوہری کے پاس ایک ایسا بیش بہا لعل تھا جس کی قیمت بہت بڑے بادشاہ کے کوئی اور ادا نہیں کر سکتا تھا' اس جوہری نے سوچا کہ میں لعل کس کے ہاتھ فروخت کروں کوئی اس کی قیمت تو دے نہیں سکتا۔

☆ کیوں نہ میں فلاں ملک کے بادشاہ کے پاس چلا جاؤں اور اسے جا کر لعل پیش کروں اور قیمت وصول کروں۔ چنانچہ وہ اپنا لعل لے کر اس ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔ دور دراز کا سفر تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک آدمی کو پتہ چل گیا کہ یہ جوہری بیش بہا لعل لیئے جا رہا ہے اور یہ کسی بادشاہ کے پاس جا کر اس کی

قیمت وصول کرے گا تو کیا اچھا ہو! میں اس کے ساتھ ہو لوں اثنائے سفر میں جہاں موقعہ ملے میں لعل لے کر چلتا بنوں! اس خیال سے وہ جوہری کے ساتھ ہو لیا۔ دوران سفر جب انکی ملاقات ہوئی تو اس نے کہا بھائی تم بھی مسافر' میں بھی مسافر کیوں نہ دونوں ایک ساتھ چلیں تو جوہری نے انکار نہ کیا اور دونوں ایک ساتھ چل پڑے۔ رات کا وقت آیا تو جوہری نے سوچا نہ معلوم یہ کون ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا لعل لے کر چلتا بنے--- جوہری نے عقل سے کام لیا۔ اس نے کہا دیکھو بھائی بات یہ ہے ہم دونوں مسافر ہیں اور ایک دو مہینے کا سفر ہے۔ ظاہر ہے جاگتے جاگتے تو طے نہیں ہو سکتا بشری تقاضا ہے سونا بھی ہے' آرام بھی کرنا ہے۔ اب اگر ہم دونوں سو جائیں تو دونوں کے لیئے خطرہ ہے کوئی تیسرا آ کر ہم دونوں کو ختم کردے اور ہمارا سامان لے جائے تو دونوں کا نقصان ہو گا اور اگر دونوں جاگتے رہیں تو کب تک جاگتے رہیں گے۔ اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ آدھی رات تم سو جاؤ اور میں جاگتا رہوں اور آدھی رات میں آرام کروں تو تم جاگتے رہو۔ بات معقول تھی اس کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا لہٰذا اسی پر فیصلہ ہو گیا۔ رات ہوئی سونے کا وقت آیا' جوہری نے کہا آدھی رات تم سو جاؤں جب وقت ہو گا میں تمہیں اٹھا دوں گا اور میں سو جاؤں گا۔ جوہری نے اسے سلا دیا تھکاماندہ تھا بے ہوش ہو کر سو گیا اور نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ جوہری نے سوچا آدھی رات کے بعد میں نے اسے اٹھانا ہے اور جب میں سوؤں گا تو اسی طرح بے خبر سوؤں گا تو اس بیش قیمت لعل کا کیا کروں--- کافی سوچ و بچار کے بعد نے لعل کو سونے والے کے کپڑوں میں اس طرح چھپا دیا کہ اسے مطلقاً" احساس نہ ہوا۔ جب وہ مطئمن ہو گیا کہ اس نے لعل کو کپڑوں کے اندر محفوظ کر دیا ہے۔ آدھی رات گذری جوہری نے اسے اٹھا دیا۔ بھائی آدھی رات گذر گئی اب تم جاگو میں سوتا ہوں تو وہ خوشی خوشی اٹھ بیٹھا------ اس نے جوہری سے کہا ٹھیک ہے اب تم سو جاؤ۔ جوہری اطمینان سے سو گیا کیونکہ اس کو لعل کی تو بالکل کوئی فکر نہ تھی۔ اب

جب یہ سو گیا تو اس کے ساتھی نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کی ہر چیز کو ٹٹولا----- جہاں جہاں ہاتھ مار سکتا تھا' مارا۔ مگر لعل تو جوہری کے پاس تھا ہی نہیں---- ملتا کہاں سے؟ نہیں ملا--- وہ رات گذر گئی دن کو یہ بڑا پریشان ہوا مگر پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا۔ چلو آج نہ سہی کل سہی کل نہ پرسوں سہی۔ لعل تو میں لے ہی لوں گا۔ دن گذر گیا رات آ گئی۔ جوہری نے کہا آدھی رات تم سو جاؤ اس نے کہا ٹھیک ہے جوہری نے گہری نیند دیکھ کر لعل پھر اس کے کپڑوں میں چھپا دیا--- صبح ہوئی------ دوپہر ہوئی قیلولے کا وقت آیا۔ اس کا ساتھی آرام کر رہا تھا جوہری نے چپکے سے اپنا لعل نکال لیا اور اس کو اچھالنے لگا وہ بڑا پریشان ہوا کہ رات کو ڈھونڈھتا رہا مجھے نہیں ملا۔ دوسری رات ہوئی پھر اس نے یہی کام کیا۔ لعل اس کے کپڑوں چھپا دیا۔ دوپہر کو قیلولہ کے وقت وہ آرام کرنے کے لیئے سویا تو پھر نکال لیا--- نہ رکھنے کا اسے پتہ چلا' نہ نکالنے کا----- لیکن روزانہ شام کو جوہری لعل کو ہاتھوں میں لے کر روزنہ اسی طرح اچھالتا ہے۔ ساتھی پریشان ہوتا ہے کہ رات کو میں تلاش کر کر کے مرجاتا ہوں۔ روزانہ اسی طرح ہوتا رہا۔ دو مہینے کا سفر تھا آخر ختم ہو گیا----

☆ ساتھی بولا بھائی سفر بخیر و خوبی ختم ہو گیا لیکن سوداگر اللہ کے لیئے مجھے تو یہ بتا دے کہ وہ لعل تو کہاں رکھتا تھا میں تو تلاش کر کے مرجاتا تھا لعل کہا ہوتا تھا۔ جوہری نے جواب دیا میرا لعل تو تجھ سے قریب ہوتا تھا مگر تو لعل سے دور ہوتا تھا۔ اس نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ لعل تو مجھ سے قریب ہوتا تھا اور میں لعل سے دور ہوتا تھا۔ جوہری نے کہا لعل میں تیرے کپڑوں میں چھپا دیتا تھا۔ تجھے معرفت ہی نہیں ہوتی تھی تو اپنے سامان میں اپنے کپڑوں میں اس کی تلاش ہی نہیں کرتا تھا حالانکہ لعل تیرے کپڑوں میں ہوتا تھا۔ تجھے اس کی معرفت نہیں ہوتی تھی لعل تو تیرے قریب ہوتا تھا مگر تو لعل سے دور ہوتا تھا۔

☆ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ اس حکایت کے آخر میں فرماتے ہیں:

☆ اولیاء کا یہی مقام ہے کیونکہ انہیں خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے وہ کہیں بھی ہوں، کسی حال میں بھی ہوں، کسی لباس میں بھی ہوں۔ خدا سے قریب ہوتے ہیں۔

☆ اور جو خدا کے منکرین ہیں وہ کہیں بھی ہوں، کسی صورت میں بھی ہوں، کسی لباس میں بھی ہوں خدا تو ان سے قریب ہے مگر وہ خدا سے دور ہیں۔

☆ اب رہا یہ سوال کہ محبوب دو جہاں ﷺ کی ذات پاک کے وسیلہ عظمیٰ کے ہوتے ہوئے۔ آپ اولیاء اللہ کو درمیان میں بحیثیت وسیلہ کیوں لاتے ہیں۔ راحت جاں کا وسیلہ عظمیٰ ہی کافی ہے؟

یاد رکھیئے!----------

☆ اولیاء اللہ محبوب کریم ﷺ اور ہمارے درمیان وسیلہ ہیں اور محبوب کریم ﷺ خدا کے اور ہمارے درمیان وسیلہ ہیں۔ اولیاء کے راستہ پر چل کر ہم بارگاہ رسالت تک پہنچتے ہیں اور بارگاہ رسالت سے بارگاہ خداوندی تک پہنچتے ہیں۔

☆ سوال------ وسیلے کے ذریعے آپ کو معرفت خداوندی حاصل ہو گی یا نہیں----- اگر معرفت حاصل ہو گئی ہے تو وسیلے کی اب حاجت نہیں رہی اگر نہیں ہوئی؟ اگر معرفت حاصل نہیں ہوئی تو وسیلہ پھر بھی بیکار؟

☆ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ وسیلہ کسی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جب حصول مقصد ہو گیا وسیلے کی حاجت بھی ختم ہو گئی اب اسے ترک کرنا پڑے گا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ ہم گاڑی میں بیٹھ کر فیصل آباد آ گئے۔ فیصل آباد تک ٹرین وسیلہ تھی اب جب فیصل آباد کا اسٹیشن آیا تو ہم نے سوچا اگر فیصل آباد اتر جائیں تو ہاتھ سے وسیلہ جاتا ہے اگر نہ اتریں تو مقصد ہاتھ سے جاتا ہے۔ اب کیا کریں! مقصد کو حاصل کریں یا وسیلے کو----- قاعدہ تو یہ ہے جب مقصد حاصل ہو جائے تو وسیلہ کو ترک کرنا پڑتا ہے لہٰذا اگر تمہیں خدا کی معرفت حاصل ہو گئی تو وسیلے کو

چھوڑ دو۔ اگر محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ تک پہنچ گئے تو اولیاء کے وسیلے کو چھوڑ دو اگر بارگاہ خداوندی تک پہنچ گئے تو محبوب کریم ﷺ کے وسیلے کو چھوڑ دو؟

☆ میرے دوستو! میں عرض کرتا ہوں اگر مقصد متناہی تو وسیلہ بھی متناہی اگر مقصد غیر متناہی تو وسیلہ بھی غیر متناہی-----

☆ میں نے جو کراچی سے فیصل آباد کی مثال دی وہ متناہی مقصد کی مثال ہے اگر مقصد غیر متناہی تو وسیلہ بھی غیر متناہی ہو گا۔

☆ ہمارا مقصد خدا کی ذات ہے اور خدا کی ذات لامتناہی ہے اس کے صفات لامتناہی ہیں بلکہ اس کی معرفت کے درجات بھی لامتناہی ہیں۔ تم خدا کی معرفت کے درجات ختم کر دو میں وسیلے کو چھوڑ دوں گا۔ مزید وضاحت کے لیئے عرض کرتا ہوں۔

☆ ہم ہر نماز میں سورۃ فاتحہ میں کلمات پڑھتے ہیں: اھدنا الصراط المستقیم یا اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا صراط مستقیم پر چلا----- آپ سے پوچھتا ہوں کیا آج تک آپ کو سیدھی راہ نہیں ملی----- پھر کوئی شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ایک آدمی موت کے وقت بھی اھدنا الصراط المستقیم کہہ رہا ہے گویا اب تک اسے سیدھی راہ نہیں ملی کیا آپ اسے مان لیں گے۔ اگر آپ یہ بات تسلیم کر لیں کہ اسے اب تک سیدھی راہ نہیں ملی۔ اگر نہیں ملی تو بے ایمان مرا اگر اسے سیدھی راہ ملی گئی تو پھر اھدنا الصطراط المستقیم کی دعا کیوں مانگتا جا رہا ہے۔

☆ محترم قارئین کرام! میں عرض کر دوں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سے مراد بھی اس کی معرفت کی راہیں ہیں اور اس کی معرفت کی راہیں کہیں ختم نہیں ہوتیں۔ للہذا ہماری دعا بھی کہیں ختم نہیں ہوتی۔ ہم معرفت کے جس درجے پر پہنچے اس کے بعد ایک اور درجہ ہے ہم نے کہا مولا! اپنی معرفت کے اس درجے پر پہنچنے کی راہ دکھا۔

☆ نہ اس کی منزلیں ختم ہوں گی نہ اس کی راہیں ختم ہوں گی اور نہ دعائیں ختم ہوں گی۔

کل یوم ھو فی شان ○ فبای الاء ربکما تکذبان

جسے منزل سمجھتا ہوں وہ پھر منزل نہیں رہتی حجاب نور کا یہ سلسلہ یا رب کہاں تک ہے۔

ناظرین کرام : اختصار کے پیش نظر چند ضروری چیزیں وسیلہ کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مزید تفصیل ہماری کتاب "وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم" وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم' اور کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے" کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ کریم بطفیل محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو سعادت دارین اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف فرمائے۔ آمین ثم آمین

بجاہ سید المرسلین طہ و یسین صلی اللہ علیہ وسلم

امیدوار شفاعت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

اظہار خیال

خطیب پاکستان زینت العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عبدالعزیز چشتی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

اما بعد پیر طریقت عارف شریعت شیخ الحدیث **والتفسیر** استاذ العلماء خطیب نکتہ داں حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی صاحب کی تالیف لطیف "جب بھی مانگو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو" کو چند مقامات سے دیکھا یوں تو اس مبارک موضوع پر کثیر التعداد کتب معرض وجود میں آچکی ہیں لیکن تنقیح مسائل و کثرت دلائل نے اس کی قدر و منزلت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جس کی ہر سطر باعث رشد و ہدایت' ہر صفحہ موجب سعادت' ہر لفظ حق و صداقت کا آئینہ دار ہے۔ میری نظر میں محترم علامہ حافظ محمد زمان خان صاحب کی یہ مابہ الامتیاز شاہکار سرمایہ یادگار ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایمان والوں کی آنکھوں میں نور اور دلوں میں ترقی ایمان کا سرور حاصل ہوگا۔ البتہ جو معاندین حق اور پیردان باطل ہیں وہ بلاشبہ اس سے متوحش ہوں گے۔

واللہ متم نورہ ولوکرہ الکافرون

اللہ تعالیٰ علامہ زمان صاحب کی کاوش فکر کو مقبول اور شر حاسدین سے محفوظ و مصئون فرمائے۔ آمین ثم آمین

خادم علماء اہلسنت

حافظ محمد عبدالعزیز چشتی

اظہار خیال

زینت القرء حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری غلام حیدر رضوی صاحب

الحمد لله رب العالمين والصلوۃ والسلام على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه ومن تبعه الى يوم الدين اما بعد! محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی جان ہے اور محبت کا یہ تقاضا ہے کہ محبّ کو محبوب کا ذکر عزیز از جان ہوتا ہے اور ہر وقت اپنے محبوب کو یاد کرنا اور اس کے کمالات و فضائل کا بیان کرنا اس کی محبت کی علامت ہے۔ استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف لطیف "جب بھی مانگو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو" اس کے علاوہ "تذکرہ حسن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم" "میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کتنا حسین ہے!" سارا قرآن میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے' گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور حقیقت عشق دیکھنے کا موقع ملا' پڑھ کر دل کو فرحت' آنکھوں کو روشنی اور روح کو تازگی نصیب ہوگئی۔ جس محبت میں ڈوب کر علامہ صاحب نے یہ کتابیں لکھی ہیں یہ ان کے لئے باعث سعادت دارین ہیں۔

امید ہے کہ جو بھی حسن عقیدت سے ان کتابوں کا مطالعہ کرے گا۔ اللہ کریم اس کے سینے کو نور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منور فرمائے گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ علامہ صاحب کی مخلصانہ اور مجاہدانہ کوشش کو قبول فرمائے۔

والسلام

قاری غلام حیدر رضوی

اظہار خیال

جناب محترم حضرت علامہ حکیم حافظ محمد یوسف خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں اور جملہ کائنات آپ کی فرع ہے۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

جس کسی کو جو کچھ ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہی ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کے بغیر کسی کو نہ کچھ ملا ہے اور نہ ہی ملے گا۔

ما ارسل الرحمن اویرسل
من رحمته تصعد او تنزل
الا وطه المصطفٰی عبده
نبیه مختاره المرسل
و اسعطة فیها و اصل لها
یعرف هذا کل من یعقل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سب پر لازم ہے اور آپ کی محبت سب پر فرض ہے۔

مغز قرآں، روح ایمان جان دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمین

برادر محترم و مکرم حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی صاحب نے اس موضوع پر قابل قدر چار کتابیں "جب بھی مانگو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو" وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم" "وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم" "کیا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے" تحریر فرمائیں۔ اللہ کریم برادر مکرم کی کوشش کو قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو اسفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

حکیم حافظ محمد یوسف خان

بزمِ عشاق کا پیغام دنیا کے تمام والدین کے نام

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات و ممنوعات کے بارے میں بتا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ کاموں کے بارے میں بتا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو محبوب کریم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق زندگی بسر کرنے کا پابند بنا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو نیکی، بدی سے آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو حلال روزی کے فوائد اور حرام کمائی کے نقصانات سے آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو ناانصافی، دوسروں کی حق تلفی، دوسروں کے مال پر نگاہ رکھنے، دوسروں کی تذلیل کرنے اور دوسروں پر ظلم کرنے جیسے گناہوں سے باز رہنے کے لئے تیار کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو آخرت کی ابدی نعمتوں کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو جہنم کے دردناک عذاب سے بچنے کے گر سکھا دیئے ہیں۔

اگر آپ نے اب تک ان باتوں سے غفلت کی ہے تو فوراً یہ تمام تعلیمات اپنے بچوں تک پہنچائیں، اپنی ذمہ داری نبھائیں، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دنیوی معاشرہ سنوارنے میں اپنا کردار ادا کریں اور اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت سنواریں۔

خوشخبری

☆ آج امت مسلمہ جس ہمہ گیرزوال، مایوسی اور بے یقینی کاشکار ہے اس کا بڑا سبب نظام تعلیم ہے۔ ہم نے فقط مغربی تہذیب و تعلیم کو اپنی کامیابی کا راستہ سمجھ لیا ہے اور دین اسلام اور عربی سے مطلقاً دوری اختیار کی جارہی ہے۔ اگر ان ناگفتہ بہ حالات پر قابو پا کر نظام تعلیم کو درست نہ کیا گیا تو قرآن کریم جیسی آفاقی اور ہمہ جہتی کتاب سے تعلق ٹوٹ جائے گا۔

☆ خاص طور پر بچیوں کی دینی تعلیم کا مسئلہ ہے۔ سکول و کالج کی سہولت تو ہر جگہ میسر ہے اور ہم اپنی بچیوں کو سکول و کالج بھیج رہے ہیں۔ جہاں سے انہیں دین اسلام سے دور مغربی تہذیب کا راستہ ملتا ہے۔ قلیل گھرانے کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جس کے گھریلو ماحول میں مذہب کا رنگ ہوتا ہے، اسلامی قدروں کو پہنچانتی ہیں۔ اکثریت اسلامی اصولوں سے ناواقف ہوتی ہے۔

☆ ان حالات میں محترم المقام حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی فاضل علوم عربیہ نے تعلیمی دنیا میں انقلاب بپا کرنے کے لئے ادارہ **نجم الھدی للبنین و البنات** کی بنیاد ڈالی جس میں علمی، فکری، اور روحانی تربیت کا کام شروع کر دیا ہے۔ مندرجہ ذیل شعبوں میں برائے طلباء و طالبات داخلہ جاری ہے۔ حفظ و ناظرہ، تجوید و قرات درس نظامی، حدیث پاک، ترجمہ و تفسیر، سکول و کالج اور عربی کورسز۔

امتیازی خصوصیات

☆ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء و طالبات کو نماز پنجگانہ، ذکر و فکر، درود شریف، اخلاقی و روحانی تربیت دی جاتی ہے۔

☆ احباب اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں، بچیوں کو ادارہ **نجم الھدی** میں داخل کروائیں تاکہ آپ کے بچے تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ ہو سکیں نیز یہاں پر ہر قسم کی بیماری و ہر کام، آسیب و جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، ہر الجھن پریشانی کا علاج طب نبوی ﷺ اور قرآنی تعلیمات و تعویزات سے مفت فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے۔

☆ ادارہ ہذا میں بروز سوموار بعد از نماز عشاء کے بعد ہفتہ وار درود پاک کی عظیم محفل ہوتی ہے۔ شرکت فرما کر سکون اور عند اللہ ماجور ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لو الدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر